THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Monday, June 17, 2013
(95th Session)
Volume VII, No. 04
(Nos. 01-08)

CONTENTS

		pages
1.	Recitation from the Holy Quran…………………	1
2.	Leave of Absence………………………………..	2
3.	Point of Order on Deteriorating Law and Order Situation in Balochistan..………………………..	3-33
4.	Privillege Motion: Misbehaviour of Cantonment Board officials with a Senator…………………..	34-35
5.	Further Discussion on Finance Bill 2013……..…	36-57

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad.

Volume-VII
No. 04

SP.VII(04)/2013
15

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Monday, June 17, 2013

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall Parliament House) Islamabad, at thirty three minutes past four in the evening with Mr. Chairman (Syed Nayyer Hussain Bokhari) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

وَ اٰتِ ذَاالْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ
تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ
الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ
مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ
مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا
مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ
كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًۢا بَصِيْرًا ﴿۳۰﴾

ترجمہ: اور قرابتداروں کو ان کا حق ادا کرو اور محتاجوں اور مسافروں کو بھی (دو) اور (اپنا مال) فضول خرچی سے مت اڑاؤ۔ بیشک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اور اگر تم (اپنی تنگ دستی کے باعث) ان (مستحقین) سے گریز کرنا چاہتے ہو اپنے رب کی جانب سے رحمت (خوشحالی) کے انتظار میں جس کی تم توقع رکھتے ہوں تو ان سے نرمی کی بات کہہ دیا کرو۔ اور نہ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے باندھا ہوا رکھو (کہ کسی کو کچھ نہ دو) اور نہ ہی اسے سارا کا سارا کھول دو (کہ سب کچھ

ہی دے ڈالو) کہ پھر تمہیں خود ملامت زدہ (اور) تھکا ہارا بن کر بیٹھنا پڑے۔
بیشک آپ کا رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق کشادہ فرما دیتا ہے اور (جس
کے لیے چاہتا ہے) تنگ کر دیتا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں (کے اعمال و
احوال) کی خوب خبر رکھنے والا خوب دیکھنے والا ہے۔
سورۃ بنی اسرآءیل (آیات ۲۶ تا ۳۰)

Leave of Absence

جناب چیئرمین: جناب محمد زاہد خان صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 15 جون تا اختتام حالیہ اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب کامل علی آغا صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 15 اور 16 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جناب محمد یوسف بلوچ صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 16 جون کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے اس لیے انہوں اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: میر محمد یوسف بادینی صاحب ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 12 تا 16 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: محترمہ سحر کامران صاحبہ نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر مورخہ 17 اور 18 جون کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: جی حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: شکریہ جناب چیئرمین! میری ایک privilege motion ہے جو میں نے جمع کروائی ہوئی ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو لیا جائے اگر کمیٹی کو بھیج دیں تو آپ کا شکر گزار ہوں گا۔

جناب چیئرمین: میں نے office کو direction دی ہے وہ privilege motion منگوا لیتے ہیں. we will take it up جی رضا ربانی صاحب۔

Point of Order: Deteriorating Law and Order Situation in Balochistan.

Senator Mian Raza Rabbani: I am on point of order. Interior Minister is in the House

I am grateful to Raja Sahib کل جو بات ہوئی تھی اس پر وہ statement دیں گے، کہ انہوں نے ensure کیا اور وزیر داخلہ صاحب آج تشریف لے آئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ وزیر داخلہ صاحب ان واقعات پر روشنی ڈالیں اور ہاؤس کو اعتماد میں لیں، دو تین چیزیں اس واقعے کے بعد ہوئی ہیں جو میں چاہوں گا کہ فاضل وزیر داخلہ صاحب ان کو بھی address کریں۔ اگر پرویز صاحب ان کو چھوڑ دیں تو شاید وہ بات سن لیں۔ دو تین واقعات اس کے بعد بھی ہوئے ہیں اور میں چاہوں گا کہ اگر وزیر داخلہ صاحب ان پر بھی روشنی ڈال سکیں۔

جناب والا! ایک واقعہ تو کل ہوا جو کہ ایک بچی شہید ہوئی تھی ان کے والد مگسی صاحب جب میت لینے کے لیے آ رہے تھے تو ان کو اغوا کر لیا گیا ہے، ابھی تک میرے اطلاعات ہیں کہ ان کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے۔ وہ کہاں پر ہیں، کون لوگ اس میں ملوث ہیں، میں چاہوں گا کہ فاضل وزیر صاحب اس پر بھی روشنی ڈالیں۔ دوسرا واقعہ قلعہ سیف اللہ میں چیک پوسٹ پر حملہ ہوا، اس چیک پوسٹ پر حملے کے نتیجے میں تین لوگ شہید ہوئے ہیں۔ وہاں پر over all factual position کی detail فاضل وزیر یقیناً دیں گے لیکن میں یہ بھی چاہوں گا کہ ہاؤس ان کی بات سے استفادہ کرے کہ نئی حکومت ابھی معرض وجود میں آئی نہیں تھی اور ان واقعات کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا۔ جس دن چیف منسٹر نے حلف لیا اس دن تین یا چار لاشیں ملی، اس کے فوراً بعد دو بڑے واقعات رونما ہوئے۔ وہ کون سے عوامل ہیں، کون سے factors ہیں جو اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں کہ جو نئی nationalists کی وہاں حکومت آئی ہے اس کو کسی نہ کسی طریقے سے derail

کیاجائے یا اس کو کسی نہ کسی طریقے سے ناکام کیا جائے۔ ان کی اپنی جو tentative assessment ہے اگر اس کے بارے میں بھی وہ ہاؤس کو اعتماد میں لے سکیں۔

جناب والا! کل جب وزیر داخلہ پریس کانفرنس کر رہے تھے تو جو پریس میں آج رپورٹ ہوا ہے اگر وہ درست ہے تو اس میں یہ کہا گیا ہے کہ چند فاضل وزیر صاحب نے میٹنگ کے بعد یہ کہا کہ چند اہم فیصلے لیے گئے ہیں لیکن ان کا اعلان اسلام آباد میں جا کر کیا جائے گا۔ میں فاضل وزیر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ اگر وہ وہاں پر اس کا اعلان کرتے تو بہتر رہتا، میری نظر میں one of the main problems of Balochistan is that it has been controlled from Islamabad اور اسلام آباد کی جو ruling elite ہے اس نے ہمیشہ بلوچستان کے issue کو complicate بھی کیا، اس نے بلوچستان میں اور دیگر صوبوں میں احساس محرومی بھی پیدا کی۔ اگر اس کی بھی فاضل وزیر صاحب وضاحت کر دیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حافظ صاحب اس سے قبل کہ وزیر داخلہ صاحب floor لیں، آپ کوئٹہ کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی حافظ صاحب۔

سینیٹر حافظ حمد اللہ: جناب چیئرمین! آپ کے توسط سے جناب وزیر داخلہ صاحب کے علم میں کچھ باتیں لانا چاہتے ہیں اور کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ کوئٹہ میں جب سے نئی حکومت آئی ہے، میرے خیال میں درجن سے زیادہ لاشیں گری ہیں، اس کا پس منظر کیا ہے؟ وزارت داخلہ اس سلسلے میں کیا معلومات رکھتی ہے؟ اس کے پس پردہ عوامل کیا ہیں؟ اس کی روک تھام کس طرح ممکن ہے؟ کیا سپریم کورٹ کا وہ فیصلہ جو گزشتہ حکومت کے دورانیہ میں چیف جسٹس چوہدری افتخار نے خود اپنے ریمارکس میں کہا، جو فیصلے کا حصہ بھی ہے کہ ہمارے اداروں میں ایسے گروپس موجود ہیں جو death squad ہیں لہذا ادارے اس death squad کو کنٹرول کریں۔ کیا چوہدری افتخار صاحب جو بات کرتے ہیں اس کا کوئی پس منظر یا background ہوتا ہے؟ کیا اس پر وزارت داخلہ سنجیدگی سے غور کرے گی یا نہیں کرے گی؟

دوسری بات یہ کہ چیف منسٹر کے آنے بعد قلعہ سیف اللہ اور ژوب کے درمیان ایک مقام پر ایک ڈاکٹر کے جنازے میں چھ ڈاکٹر شرکت کر رہے تھے، ان چھ ڈاکٹروں کو اغوا کیا گیا۔ آج تک ان ڈاکٹروں کا کچھ پتا نہیں ہے۔ وزیر داخلہ کو اس سلسلے میں ان کو بتایا گیا ہے یا نہیں؟ تیسری بات، قائد اعظم کی رہائش گاہ پر جو کچھ ہوا، خواتین یونیورسٹی کی بس پر اس کے بعد BMCH میں کیا وہ محل وقوع، جب وہاں پر آئی جی پولیس، چیف سیکرٹری، دیگر ادارے briefing دے رہے تھے یہ محل وقوع چاروں طرف سے ایف سی اور پولیس والوں کے حصار میں تھا۔ اگر آپ

BMCH کو مغرب کی طرف سے آتے ہیں تو گولی مار چوک ہے، وہاں پر دو ایف سی کی چیک پوسٹیں ہیں، اگر آپ سبزل روڈ سے آتے ہیں تو چار چیک پوسٹیں ہیں، اگر آپ یونیورسٹی کی طرف سے آتے ہیں تو چار چیک پوسٹیں ہیں، اگر آپ مغربی بائی پاس حاجی کیمپ کی طرف سے آتے ہیں تو پھر چار پانچ چیک پوسٹیں ہیں، اس کے سامنے ہزارہ ٹاؤن ہے جس میں پہلے دھماکہ ہوا تھا، ادھر بھی چیک پوسٹیں ہیں، کیا آئی جی پولیس نے یا ہمارے intelligence اداروں نے یہ نہیں بتایا کہ یہ لوگ وہاں پر کیسے پہنچے، کیسے انہوں نے time bomb رکھا؟ وزیر داخلہ صاحب نے کہا کہ چودہ دہشت گرد تھے، پہلے روز جب وہ statement دے رہے تھے، چودہ میں سے چار مارے گئے، ایک زندہ پکڑا گیا، اگر اس statement کو ہم سامنے رکھیں تو جو چار مارے گئے اور ایک زندہ پکڑا گیا وہ زندہ کہاں ہے؟ باقی نو کہاں گئے؟ رات کو تفتیشی حکام نے جو رپورٹ دی اس میں یہ ہے کہ وہ دو تھے، وہ معلومات کس نے دی؟ یہ معلومات کس کی ہیں؟ لہذا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس کے پس پردہ، اس کے عوامل میں یہ جو کچھ ہوا یہ اچانک اور اتفاقیہ نہیں ہے، اس کے پیچھے ایک منصوبہ ہے، کیا وہ منصوبہ ہمارے intelligence اداروں کے علم میں تھا جن کے لئے ہم نے اس بجٹ میں 970 ارب روپے رکھے ہیں۔ 643 ارب روپے خفیہ فنڈ ہے، 627 ارب روپے ظاہر کیے ہیں۔ کیا یہ 970 ارب روپے اس مقصد کے لیے ہیں کہ وہ فاٹا میں ہم پر گولیوں کی بوچھاڑ کریں یا بلوچستان میں لگاتار آپریشن کریں؟ یا وہ اجرتی قاتل تیار کر کے ان کے ذریعے سے target killing کرواتے ہیں؟ اگر آپ سولہ وزارتوں کے صوابدیدی فنڈ ختم کرنا چاہتے ہیں تو کیا جواز ہے کہ ان اداروں کے لیے 343 ارب رکھے گئے ہیں؟ 627 ارب روپوں کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے، 643 ارب روپوں کا کوئی حساب کتاب نہیں ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ گیارہ سال سے بلوچستان میں مسلسل گولیاں چل رہی ہیں لیکن آج تک کسی قاتل کو نہیں پکڑا گیا۔ کسی قاتل کو سزا نہیں ملی۔ کسی مجرم کو گرفت میں نہیں لایا گیا۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ مجرم جرم کرتا ہے تو یا سرکار خود مجرم ہے یا سرکار مجرموں کی سرپرستی کر رہی ہے۔

جناب چیئرمین: شکریہ حافظ صاحب۔ گزارش یہ ہے کہ Interior Minister sahib comprehensive statement دیں گے۔ If you have something else to say about that. فرحت اللہ بابر صاحب آپ ان کی knowledge میں کچھ issues لانا چاہتے ہیں for which you want a response from the minister?

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں بھی فاضل وزیر داخلہ کے notice میں ایک بات لانا چاہتا ہوں کیونکہ وہ بلوچستان پر پالیسی بیان دیں گے۔ جناب چیئرمین!

تقریباً گزشتہ چھ ہفتوں سے بلوچستان، ڈیرہ بگٹی کے displaced لوگوں نے اسلام آباد میں کیمپ لگایا ہوا ہے اور ان کا ایک ہی مطالبہ ہے کہ ان کو اپنے گھروں میں واپس جانے دیا جائے۔ وہاں پر صوبائی حکومت قائم ہو چکی ہے اور ڈیرہ بگٹی سے بے دخل کیے گئے لوگوں کو واپس نہیں جانے دیا جا رہا۔ کیا وہاں کوئی ایسا ادارہ ہے جو ان کو اپنے گھروں میں واپس جانے سے روک رہا ہے؟ میری فاضل وزیر صاحب سے گزارش ہو گی کہ وہ اس بات پر روشنی ڈالیں کہ اگرچہ وہاں صوبائی حکومت، civil administration موجود ہے لیکن کچھ ادارے ڈیرہ بگٹی کے displaced لوگوں کو واپس نہیں جانے دے رہے۔ حکومت ان لوگوں کی واپسی کے سلسلے میں کیا اقدامات کر رہی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: جناب سعید غنی صاحب۔

سینیٹر سعید غنی: بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔ جناب! میں وزیر صاحب کی تھوڑی سی توجہ چاہوں گا۔ انہوں نے کل بہت اچھا کیا کہ زیارت تشریف لے گئے۔ انہوں نے وہاں قائد اعظم محمد علی جناح کی یادگار کو خود بھی دیکھا اور یہ اعلان بھی کیا کہ اس کو چند ماہ میں از سر نو تعمیر کر لیا جائے گا لیکن آج میری نظروں سے ایک بیان گزرا ہے۔ پختونخوا ملی عوامی پارٹی کے جنرل سیکرٹری اکرم شاہ صاحب، یہ بلوچستان حکومت کے major coalition partner بھی ہیں، انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ زیارت ریذیڈنسی ہمارے لیے سوائے دور غلامی کی ایک علامت کے کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ وہاں پر بلوچستان پر rule کرنے والے Sir Robert Grove جو 1892 تک جب تک حیات تھے، وہاں رہتے تھے لہذا یہ دور غلامی کی ایک علامت ہے۔ بلوچستان حکومت میں موجود ایک بڑی ذمہ دار جماعت کے ذمہ دار عہدیدار اس قسم کے بیانات دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ دہشت گردوں کی طرف سے کی گئی کارروائی کو indirectly support کر رہے ہیں۔ اس قسم کے بیان کا notice لیا جانا چاہیے کیونکہ وہ ایک اتحادی پارٹی کے اہم عہدیدار ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ کلثوم پروین صاحبہ۔

سینیٹر کلثوم پروین: جناب چیئرمین! شکریہ۔ جناب چیئرمین! جناب وزیر داخلہ انتہائی نامساعد حالات میں کوئٹہ تشریف لے گئے اور خود investigate کیا، یہ بہت اچھی بات ہے اور ان کا بہت اچھا اقدام ہے۔ جناب چیئرمین! دو ماہ سے ڈیرہ بگٹی کے لوگ یہاں پڑاؤ ڈال کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کا مؤقف یہ ہے اور پتا نہیں کس حد تک صحیح ہے کہ ان کو ان کے گاؤں نہیں جانے دیا جا رہا۔ میرا جناب وزیر داخلہ سے سوال ہے کہ یہ حالات یقیناً پہلے سے ہی چلتے آئے ہیں، یہ نہیں کہ first time ہوا ہے، آج کل ہم ریڈیو، ٹیلی ویژن کے بہت اچھے anchors کی زبان سے

بھی یہ سن رہے ہیں کہ اس میں خود agencies شامل ہیں، اس میں لوگ اور حکومت خود شامل ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ کوئی بھی حکومت اپنی حکومت کو خراب کرنے کے لیے اس قسم کے اقدام کرے گی۔ میں ایک بات اور بھی کہنا چاہوں گی کہ جو بچیاں شہید ہو گئیں، وہ تو چلی گئیں لیکن جو بچیاں شدید زخمی ہیں، ان کو فوری طور پر کراچی پہنچانے کا انتظام کیا جائے کیونکہ Balochistan Medical Complex خالی کروا لیا گیا ہے اور ساڑھے تین ہزار مریضوں کو وہاں سے shift کر دیا گیا ہے۔ وہاں کوئی جگہ نہیں ہے اور لوگوں نے باہر سڑکوں پر اپنے مریض ڈالے ہوئے ہیں۔ میں جناب وزیر داخلہ سے یہ توقع کرتی ہوں، مجھے پتا ہے یہ آئیں، بائیں، شائیں کرنے والوں میں سے نہیں ہیں، یہ صحیح اور straight جواب دیں گے تا کہ ہماری تسلی ہو چنانچہ آپ کی طرف سے سینیٹ کی ایک کمیٹی بنائی جائے، میں خود وہاں جانے کے لیے تیار ہوں، سب ساتھ چلیں، ہم حالات اور واقعات کو خود دیکھیں اور کم از کم ان لوگوں کے ساتھ ہمدردی کریں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ صابر بلوچ صاحب۔

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں نے آج کے اخبار میں پڑھا تھا کہ جب وزیر داخلہ وہاں تشریف لے گئے تھے تو انہوں نے وہاں پر ایک statement دی تھی کہ بلوچستان کے law and order کے سلسلے میں Provincial Government کے ساتھ مل کر انہوں نے کچھ فیصلے کیے ہیں اور وہ فیصلے وزیر اعظم صاحب کو ان کی approval کے لیے بھیجے جائیں گے۔ میری گزارش یہ ہے کہ وزیر صاحب اس سلسلے میں کچھ بیان فرمائیں کہ انہوں نے provincial government کے ساتھ جو اقدامات لیے ہیں اور جن کی approval Prime Minister نے دینی ہے، وہ اقدامات کیا کیا ہیں۔

جناب چیئرمین: جب approval ہو گی تو obviously تب ہی announce ہوں گے۔ مشاہد حسین سید صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Sayed: I would like to commend the Federal Government for a very positive and prompt response by sending the Federal Minister for Interior and Federal Minister for Information to Ziarat and Quetta because this is a very important issue. I just have two points to make for the knowledge and benefit of the Interior Minister: No. 1. Sir, that since 9/11 we do not have, and this is a failure on both the civilian side and the military side, a really effective counter

terrorism strategy because the terrorists are able to strike at the time, target of their own choosing, whenever they want, wherever they want, against whomever they want and I think, the main issue has to be a counter terrorism strategy. The other issue I want to mention, a question for the Interior Minister that whose responsibility was there for the security of the Quaid-e-Azam Residency, the local administration or the Frontier Corps? Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Humayon Mandokhail sahib, you would be the last on this issue then Interior Minister sahib would make a comprehensive statement.

سینیٹر محمد ہمایوں خان: شکریہ جناب چیئرمین۔ جناب! یہ بہت اچھی بات ہے کہ واقعے کے فوراً بعد Federal Interior Minister وہاں گئے اور انہوں نے University, BMC and Ziarat Residency کا دورہ کیا۔ ان کے پاس report بھی آئی ہو گی۔ میں ان سے دو چیزیں پوچھنا چاہوں گا۔ وہاں زیارت ریذیڈنسی میں ایک چوکیدار اور ایک پولیس والا گارڈ تھا۔ اس کے لیے future میں کیا security ہو گی اور Women University and BMC وغیرہ کے لیے Provincial Government کے ساتھ security کے سلسلے میں کیا بات ہوئی ہے؟ اس کے علاوہ جو لوگ مرے ہیں ان کے لیے compensation اگر ہے تو وہ کتنی ہے؟

Mr. Chairman: Thank you. As it was desired yesterday that the Interior Minister should make a statement before the Senate, he is here today. I give the floor to Minister for Interior now.

Ch. Nisar Ali Khan (Federal Minister for Interior): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Mr. Chairman, at the outset let me pay my compliments to you and to this very august House. I am making an appearance before this House after almost 14 long years. مجھے بڑی خوشی ہے، میں ہمیشہ قومی اسمبلی کا ممبر رہا ہوں۔ جب بھی میری پارٹی کی حکومت ہوتی ہے تو موقع ملتا ہے اور میں حاضر ہوتا رہتا ہوں۔ خواہ ہم حکومت میں رہے ہوں یا اپوزیشن میں، یہاں بیٹھنے، بات کرنے اور تقریر کرنے کا میرا تجربہ ہمیشہ اچھا رہا ہے۔ قومی اسمبلی کا ایک اپنا مزاج ہے

اور سینیٹ کا اپنا مزاج ہے۔ میں ایسی بات تو نہیں کرنا چاہتا جس سے قومی اسمبلی کے ممبران، میرے colleagues مجھ سے ناراض ہو جائیں مگر اتنا ضرور کہوں گا کہ it was always a pleasure to stand up in this House and speak on major issues. Issues of policy, national issues اور میں آج اسی حوالے اور جذبے سے آپ کے سامنے پھر حاضر ہوا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف summoning پر نہیں، آپ جب بھی کہیں گے، میرے colleagues جب بھی کہیں گے، میں حاضر ہوں گا اور کوشش کروں گا کہ میں زیادہ سے زیادہ وقت ایوان کی کارروائی میں موجود رہوں تا کہ Interior کے حوالے سے جو بھی سوالات ہوں، میں ان کو constantly address کرتا رہوں۔ یہاں پر ممبران جو میرے دوست، بھائی اور میری بہنیں ہیں، میں ان کی راہنمائی میں کام کروں اور کوشش کروں کہ جہاں ہم غلطی کرتے ہیں اور جہاں ہماری راہنمائی ہوتی ہے، ہم اپنا راستہ درست کریں۔

اس بنیادی بات کے بعد میں دو چیزوں کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد میں جو کل کی کارروائی ہے اور اس سے ایک دن پہلے کا افسوسناک واقعہ ہے، اس سے ایوان کو brief کروں۔ میں ایک تو اپنے JUI کے فاضل دوست کو وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ پتا نہیں ہے کہ انہیں 14 کے figures کہاں سے مل گئے، میں نے 14 کا نام تک نہیں لیا، ہمیں جو figures آئے ہیں، وہ چار terrorists کے آئے ہیں جو میری press conference on record ہے، وہ televised ہوئی ہے، ہمیں چار terrorists کی report آئی تھی اور یہ کہا گیا کہ وہ چاروں مارے گئے ہیں، میں نے ہوبہو یہی بات کہی۔ مجھے یہ اطلاع آئی تھی اور ظاہر ہے کہ یہ اطلاع ہماری intelligence agencies نے دی، وہاں پر وفاقی حکومت کا کوئی بھی نمائندہ موجود نہیں ہوتا، ہمیں Provincial Government, police and intelligence agencies کے ذریعے سے اطلاعات دی جاتی ہیں۔ ہمیں یہ بھی بتایا گیا تھا کہ ایک suspect پکڑا گیا ہے۔ جب میں نے press conference میں اس suspect کا حوالہ دیا، میں نے خاص طور پر یہ کہا کہ میں اس سے مطمئن نہیں ہوں، مجھے یہ کہا گیا ہے کہ ایک suspect پکڑا گیا ہے، میں وہاں جا کر جب تک یہ تصدیق نہ کر لوں کہ یہ genuine suspect ہے، میں اس وقت اتنا ہی کہوں گا کہ یہ 50/50 ہے، جو حقائق آئے تھے، میں نے وہی اس press conference میں کہے۔ میں نے نہ 14 کا figure لیا نہ میرے سامنے آیا نہ میری speech میں وہ quote ہوا۔

میرا خیال تھا کہ میں فوراً briefing شروع کر دوں گا کیونکہ آدھی speeches ہو چکی تھیں تو میں نے notes نہیں لئے اگر غلطی سے کچھ points رہ جائیں تو آپ میری تصحیح کر دیں،

میں وضاحت کر دوں گا جو points میرے ذہن میں آتے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ میں ایک ایک point پر وضاحت کروں گا۔ جناب! میں سب سے پہلے اس واقعے کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ ہم کل گئے کیونکہ صبح کا programme تھا، ہم نے سب سے پہلے زیارت جانا تھا تو ہم سیدھے زیارت گئے۔ میں اس ایوان کے سامنے وہاں کی روداد رکھنا چاہتا ہوں، وہ یہ ہے اور اس میں میرے معزز دوست اور بھائی کے سوال کا جواب بھی موجود ہو گا۔ Ziarat Residency 2008 تک Provincial Governor کے ماتحت تھی، مکمل Governor control کے تحت تھا، 2008 میں تبدیلی لائی گئی اور control صوبائی حکومت کے ذمہ کیا گیا اور صوبائی حکومت نے control Archeology Department کو دیا۔ میں نے وہاں پر پوچھا کہ اس پر کس قسم کی security ہے تو مجھے بتایا گیا کہ اس پر private security guards Archeology Department نے مقرر کئے ہوئے ہیں، مگر یہ misnomer ہے، یہ ایک غلط بات ہے، وہاں پر security guards نہیں ہیں، جیسے ہمیں بتایا گیا تھا، جس طرح اس وقت briefing میں ہمارے سامنے بات کی گئی۔ اصل میں وہ چوکیدار ہیں، وہ unarmed ہیں، locals ہیں اور ان کے پاس کسی قسم کا ہتھیار نہیں ہے، ان کے پاس کسی قسم کی extra security نہیں ہے۔ ہاں پولیس گارڈ جن کی تعداد چار ہے، وہ residency کے ساتھ ایک چھوٹی سی دیوار ہے، اس کے بالکل ساتھ ایک چھوٹا سا rest house ہے، وہ وہاں پر رہتے ہیں۔ حیرانگی کی بات یہ ہے کہ یہ گارڈ دن کو duty پر ہوتی ہے جب بہت سارے visitors آتے ہیں اور وہ security cover provide کرتی ہے اور وہ رات کو ان کے جو barracks یا کمرے ہیں، ان میں سو جاتے ہیں۔

جناب! اب اس دن کا واقعہ ہمارے سامنے آیا، وہ یہ ہے کہ وہ جو guards تھے یا چوکیدار تھے، میں ان کو چوکیدار کہوں گا، ان کو guards کہا جاتا ہے، انہوں نے یہ بتایا کہ ہم ہر گھنٹے پوری vicinity کا چکر لگاتے ہیں، ہم اپنے کمروں میں تھے تو ہمیں شور شرابے کی آواز آئی، ان کے بقول، میں ان کے لفظ استعمال کر رہا ہوں کہ ٹھک ٹھک کی آواز آئی تو ہم اسی تیاری میں تھے، اب آپ یہ دیکھیں کہ security ہے، ان کو آوازیں آئیں، مگر ابھی وہ تیاری کر رہے ہیں کہ جا کر دیکھیں کہ رات کے بارہ، ساڑھے بارہ بجے یہ ٹھک ٹھک کیوں ہو رہی ہے تو they took their own sweet time بلکہ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس وقت move نہیں کیا جب تک پہلا دھماکہ نہیں ہوا، یہ میری surmise ہے، میں غلط ہو سکتا ہوں۔ ہم نے کل Joint Investigation Team ترتیب دے دی ہے، انشاء اللہ چند دنوں میں اس کی report سامنے آئے گی۔ میں نے قومی اسمبلی کو یقین دلایا ہے اور اس ایوان کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ

جب میں اس Ministry کا ذمہ دار ہوں، کوئی secret report نہیں رہے گی تو میں JIT کی report کو سب سے پہلے Senate اور قومی اسمبلی میں پیش کروں گا، مگر میری surmise یہ ہے کہ وہ سوئے ہوئے تھے یا خوف کی وجہ سے باہر نہیں نکلے جب پہلا دھماکہ ہوا۔

جناب چیئرمین! میں یہ بھی واضح کر دوں کہ یہ لوگ آئے اور کم از کم گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ وہاں پر موجود رہے، انہوں نے explosives plant کئے، انہوں نے اوپر ایک جھنڈا لہرانے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوئے، وہ جھنڈا نیچے ہی پڑا تھا، وہ جو بھی جھنڈا لائے تھے اور انہوں نے booby trap مختلف جگہوں پر لگائیں، جب پہلا دھماکہ ہوا تو police کا سپاہی اپنے residential quarter سے دوڑتا ہوا جیسے ہی باہر آیا کیونکہ ان کو پتا تھا کہ یہاں پر police ہوتی ہے، وہ اوپر دیوار کے ساتھ کھڑے تھے، he was shot as he came out of the door where he was sleeping or where he was staying اسی دوران دوسرے چوکیدار بھی باہر نکل آئے، بقول چوکیدار یا چوکیداروں کے جب وہ vicinity اور صحن میں داخل ہوئے تو انہوں نے تین، چار لوگوں کو دیوار پھلانگتے دیکھا، یہ وہ سارا واقعہ ہے جو ہمارے سامنے آیا۔ سب سے پہلا سوال میرے ذہن میں آیا اور جو میں نے پوچھا، وہ یہ تھا کہ ان کے بقول یہ جو ٹھک ٹھک ہوتی رہی، یہ پہلے کیوں نہیں آئے، پہلے باہر کیوں نہیں نکلے، کیا کوئی system تھا کہ یہ اہم ترین، یہ residency نہیں ہے، پاکستان کے عوام کو اس سے ایک emotional attachment ہے، یہ صرف national monument نہیں ہے بلکہ وہاں پر annexy ہے، Governor House, Chief Minister House and IG House بھی ہے، فلاں house بھی ہے۔ اس کے علاوہ بہت ساری اہم عمارتیں اس کے ارد گرد ہیں۔ کیا کوئی police سے رابطہ، ایک hot line, emergency میں کوئی طریقہ کار ہے؟ کوئی نہیں تھا so, it is a woeful lack of security, مگر اس سے بڑا سوال جو میرے ذہن میں آیا اور جو میں نے پوچھا جو میں اس ایوان کے سامنے بھی رکھنا چاہتا ہوں اور جس کو JIT بھی دیکھے گی۔ میرے دوست اور بھائی زیارت سے ہیں یا جو گئے ہیں، وہ اس بات کی نشاندہی کریں گے اور یہ بات سمجھیں گے کہ اس جگہ کی 8000 height ہے، یہ بڑی height پر ہے، اس کے entry and exit points بہت محدود اور clearly identified ہیں، یہ نہیں ہوسکتا کہ چار، چھ، آٹھ یا دس لوگ آئیں اور یہ واقعہ کریں، لوگوں کو اطلاع ہو جائے، چوکیداروں کو اطلاع ہو گئی، انہوں فوری طور پر police سے رابطہ کیوں نہیں کیا، وہ کہتے ہیں کہ رابطہ کیا، اگر رابطہ کیا تو police نے فوری طور پر exit points block کیوں نہیں کئے۔ جناب چیئرمین! آسان ترین ذریعہ تھا، واقعہ تو ایک بڑا گناہ

تھا، ایک بہت بڑا security lapse تھا، مگر اس سے پہلے اس اہم ترین عمارت کی کوئی security نہیں تھی۔ جناب چیئرمین! اس تجربے کے حوالے سے میں نے متعلقہ ذمہ داران کو کہا ہے کہ وہ تمام صوبوں سے رابطہ کریں، جہاں جہاں ہمارے national monuments ہیں انہیں دیکھیں اور ظاہر ہے کہ by and large اس کی security صوبائی حکومتوں کے پاس ہے، ایک تو national monuments identify کریں اور اگر صوبائی حکومتیں چاہتی ہیں کہ over and above ہم security دیں تو ہم وہ بھی کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے کچھ SOPs میں ذکر کیا ہے تاکہ آئندہ کوئی بھی national monuments اس صورتحال سے دوچار نہ ہو کہ it should present an open target to militancy and terrorist. مگر یہ سوال جو میں نے کیا ہے وہ JIT کے سامنے بنیادی طور پر ہوگا کہ exit point کیوں block نہیں کیے گئے، جیسے ہی JIT report سامنے آئے گی، میں اسے ایوان کے سامنے پیش کردوں گا۔

جناب چیئرمین! اس موقعہ پر فاتحہ خوانی بھی ہوئی جو کہ افسوس کرنے کا روایتی طریقہ ہے۔ یہ بڑا افسوسناک سانحہ تھا، وہاں پر جو زیارت اور اردگرد کے local inhabitants تھے، انہوں نے اس اندوہناک واقعے کے خلاف ایک بہت بڑا مظاہرہ کیا۔ ہم جو وفاق پاکستان پر believe کرتے ہیں، انہیں اور زیادہ حوصلہ ملا۔ کل جب ہم زیارت گئے تو ہمارے colleagues وزیر اطلاعات صاحب، حاصل بزنجو صاحب، جام کمال صاحب اور کچھ locals لوگ ہمارے ساتھ تھے، دونوں اطراف پر وہاں کے locals لوگ موجود تھے، انہوں نے بہت زور وشور سے نعرے بازی کر کے اس واقعہ پر احتجاج کیا اور ہمارے وہاں پہنچنے پر خوشی تو نہیں البتہ اطمینان کا اظہار کیا۔ میں یہ بھی واضح کردوں کہ بلوچستان کے لوگ تو جانتے ہوں گے کہ زیارت ایک انتہائی پرامن علاقہ ہے، وہاں پر crime rate nil ہے، وہاں پر جب briefing ہو رہی تھی تو میں نے ایک بات کا خاص طور پر پوچھا تو مجھے local administration نے بتایا کہ سالہا سال میں شاید یہاں پر صرف ایک قتل ہوا ہے۔ یہ بڑا well planned attack تھا جو کہ اس پرامن علاقے میں ہوا۔ سردست یہ میرا اندازہ ہے اور میں expert نہیں ہوں، یہاں لوگ باہر سے آئے اور بہت plan انداز سے آئے، اندر سے کسی امداد کو rule out نہیں کیا جاسکتا اور JIT اس پر خاص توجہ دے گی۔ وہ لوگ اتنے گھنٹے یہ سب کچھ plan کرتے رہے اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی اور اگر خبر ہوئی تو کوئی reaction نہیں ہوا۔ جب انہیں وہ لوگ بھاگتے ہوئے سامنے نظر آئے تو پولیس اور باقی ادارے حرکت میں کیوں نہیں آئے۔ میں اس پر اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ رپورٹ آپ کے سامنے آئے گی اور میں ایوان میں ensure کروں گا اور صوبائی حکومت سے کہوں گا کہ ان کے خلاف

actionلیں۔ وہاں پر کوئی وفاقی نمائندہ تو نہیں تھا اور اگر کوئی بھی security lapse وفاقی حکومت کے حوالے سے ہوتا ہے تو ہم actionلیں گے۔

اس کے بعد ہم کوئٹہ آئے۔ میں ایک مرتبہ پھر دہرانا چاہتا ہوں کہ کوئٹہ کے افسوسناک واقعے میں terrorists 4نے حصہ لیا، یہ شروع سے ہی terrorists 4 تھے۔ پہلے واقعہ میں ایک منی وین میں دھماکہ کیا گیا، initial report یہ تھی کہ remote controlسے دھماکہ کیا گیا۔ فی الحال ابھی confirmed reportنہیں آئی ہے، اس کی رپورٹ آپ کے سامنے بہت جلد آجائے گی، مگر اس وقت تک جو تفتیش ہوئی ہے اس کے مطابق کافی حد تک indicationsہیں کہ یہ ایک خودکش حملہ تھااور یہ ایک خاتون حملہ آور کے ذریعے ہوا۔ جب مکمل رپورٹ آجائے گی تو میں آپ کے گوش گزار کردوں گا۔ یہ اتنا well plannedتھا کہ ان کو اندازہ تھا کہ injured یہاں سے نزدیک ترین بڑے ہسپتال میں جائیں گے۔ انہوں نے دھماکے کے فوری بعد وہاں پر اپنے لوگ place کردیئے اور وہ vantage pointپر placeنہیں تھے، وہ اوپر والے floor پر mingle کر رہے تھے ، انہیں اندازہ تھا کہ یہاں سینئر افسران آئیں گے، چیف منسٹر صاحب کا بھی پروگرام تھا، I.G, Deputy Commissionor, Chief Secretaryاور باقی سینئر افسران وہاں پہنچ چکے تھے، Chief Secretary and I.Gدورہ کر کے واپس چلے گئے تھے۔ ان لوگوں کو شاید علم نہیں تھا، وہاں پر کافی رش تھا، لواحقین کی چیخ و پکار تھی، وہ اپنے پیاروں کو تلاش کر رہے تھے، تقریباً 16بچیاں injuredتھیں اور انہیں ICUمیں پہنچایا جا رہا تھا۔ وہ لوگ وہاں پر mingle کر رہے تھےاور پھر اچانک انہوں نے فائر کھول دیا۔ جب reactionہوا تو ایک دہشتگرد نے اسی جگہ ہسپتال میں اپنے آپ کو اڑا دیا، اس سے لوگ زخمی ہوئے اور بدقسمتی سے کچھ نرسیں بھی شہید ہوئیں۔ ایک دہشتگرد نے کافی وقت تک security forcesکو engageکیااور پھر security forcesنے علاقہ clear کیا۔ میں یہ واضح کردوں کہ وہاں پر زیادہ تر لواحقین تھے اور کچھ ہسپتال کے ملازمین بھی تھے، تقریباً 35لوگوں کو انہوں نے ایک کمرے میں بند کر کے hostageلے لیا تھا، ابھی ہم یہ فیصلہ کر ہی رہے تھے کہ crack commando unit کو بلائیں، جب اس قسم کے hostageلے لیے جائیں تو انہیں کارروائی کے لیے بلایا جاتا ہے، ابھی ہم یہ فیصلہ کر رہے تھے کہ انہیں وہاں بھیجنا چاہیے کیونکہ ان کی جان کو سخت خطرہ تھا، اسی دوران FCاور متعلقہ اداروں نے مل کر ان چاروں کو صاف کردیا۔

کل جب میں کوئٹہ سے واپس آیا تو رات کو میں ایک independent channelسے بار بار سن رہا تھا کہ وہ چار نہیں دو تھے۔ میں نے اس وقت سے لے کر آج اسمبلی کے اجلاس تک

از سر نو confirm کیا کہ یہ دو تھے یا چار تھے۔ ہمارے تفتیشی ادارے اس وقت تک یہی یقین دہانی کرا رہے ہیں اور پر اعتماد ہیں کہ کہ وہ دو نہیں تھے بلکہ چار تھے اور چاروں کو نشانہ بنایا گیا اور ایک نے خود کش دھماکے سے اپنے آپ کو اڑا لیا اور وہ ایک خاتون تھی، this also has to be fully confirmed yet جس نے اس وین میں اپنے آپ کو اڑایا۔ اس وقت صورتحال یہ ہے کہ total 24 casualties ہوئی ہیں اور 34 injured ہیں۔ جو شہید ہوئے ہیں ان میں 6 civilians ہیں، جو لوگ بلوچستان سے تعلق رکھتے ہیں ان کو علم ہوگا کہ ایک انتہائی فرض شناس، بہادر، honest اور ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھنے والے ڈپٹی کمشنر نے شہادت پائی۔ میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی history آپ کے سامنے رکھوں کہ کس طرح اس کا غریب مزدور والد اسے پڑھا کر civil service میں لایا اور اس نے competition میں amongst the top candidates qualify کیا۔ وہ ایک فرض شناش افسر تھا اور اگلے صفوں پر لڑ رہا تھا، وہ لوگوں کو بچاتے ہوئے شہید ہوا۔ اس کے کردار، سابقہ ریکارڈ اور اس کے ماں باپ کی value کو جنہوں نے اسے تعلیم دی، اسے کوئی انعام justice نہیں کرتا۔ اس کے لیے ہم ایک gallantry award recommend کر رہے ہیں مگر اسے کوئی gallantry award justice نہیں کرتا۔ میں ایسے لوگوں کو سلام پیش کرتا ہوں and I think we should compliment such people who have given the life for Pakistan.

(Thumping of desks)

چار نرسیں again who were martyred while performing their duties, in the line of duty تین ایف سی اور ایک Anti Terrorist Force کے کمانڈو۔ تین soldiers تھے ایک نوجوان کیپٹن again they are taken on the terrorists and while taking them head on وہ شہید ہوئے۔ ایک ڈاکٹر صاحب again in the line of duty پولیس کا میں آپ کو بتا چکا ہوں تو یہ total 24 ہوگئے اور چونتیس زخمی ہیں، جن میں چند ایک serious ہیں killed terrorists چار ہیں arrested ایک ہے۔ جس پر میرا خود question mark ہے so I take it to the pinch of salt میں اس سے آپ کو آگاہ کروں گا۔

میں اس ساری بات کو in a nutshell اور اس perspective میں کہتا ہوں کہ ابھی تقریباً ہفتہ بھی نہیں ہوا I have taken charge ابھی تک تو میں پورے departments سے پوری briefing بھی نہیں لے سکا۔ بجٹ بھی ہمارے سر پر ہے اور یہ بھی روزمرہ کے issues

ہیں مگر میں دو تین issues پر آپ کو یقین دلانا چاہتا ہوں and you can hold me to account on any issue مگر میں اللہ تعالیٰ کے بعد اس ایوان کے سامنے accountable ہوں، قومی اسمبلی کے سامنے accountable ہوں پاکستانی عوام کے سامنے accountable ہوں، میں اور کسی کے سامنے accountable نہیں ہوں۔ میں آپ کے سامنے سچ بولوں گا۔ غلطی ہوئی ہے، جہاں کوئی laxity ہے، security lapse ہے I will bring it before you, I will bring it before National Assembly, I will bring it before my own Cabinet, my own Government and before the people of Pakistan. ہم نے اس انتہائی گھمبیر صورت حال سے نکلنے کے لیے جو سب سے پہلی چیز کرنی ہے وہ سچ بولنا ہے اور میں اپنے level پر آپ کو کہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں سچ بولوں گا۔ میں ہمیشہ کوشش کرتا ہوں کہ سچ بولوں لیکن ان معاملات میں I will be hyper sensitive, hyper careful سچ بولا جائے گا۔

نمبر ۲۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ جب تک اس وزارت کا چارج میرے پاس ہے، میں آپ کو پھر یقین دلاتا ہوں اور تمام پارٹیوں کو یقین دلاتا ہوں کہ politicians ہیں، ہر ایک کے اپنے party interest ہوتے ہیں، Government interest ہوتے ہیں، اگر ہم نے party interest اور Government interest پر وزارتیں یا حکومتیں چلائیں تو اس ملک کا خدانخواستہ تباہی کے علاوہ کوئی اور راستہ نہیں ہے۔ we are in the edge of a precipice میرا کل کوئٹہ میں بھی یہی سوال تھا۔ مولانا صاحب نے جو بات کی میں نے ہوبہو یہی بات کی کہ مجھے بتائیں۔ میں اچھے دنوں میں بہت دفعہ کوئٹہ گیا ہوں، میں وہاں پر رہا بھی ہوں یہ ایک خوبصورت شہر ہے۔ میں بلوچستان کے مختلف علاقوں میں گیا ہوں۔ وہاں رات کے بارہ اور ایک ایک بجے دور دور تک کوئی خطرہ نہیں تھا Balochistan was one of the most peaceful Provinces وہی کوئٹہ شہر ہے جہاں سو گز سڑک آپ کو ایسی نہیں ملے گی جہاں پر آپ کو سیکورٹی چیک پوسٹ نہیں ملتیں۔ ایف سی کھڑی ہے، رینجرز کھڑی ہے، فوج کھڑی ہے، پولیس کھڑی ہے۔ عام آدمی تو ان سیکورٹی چیک پوسٹوں سے نہیں نکل سکتا۔ اس سے زیادہ سیکورٹی شاید دنیا کے کسی شہر میں نہ ہو۔ اس سے زیادہ سیکورٹی وہاں تعینات ہی نہیں کی جاسکتی۔ جیسے مولانا صاحب نے کہا ہے، ہم اس سے زیادہ پیسا دے ہی نہیں سکتے۔ دینے کے لیے تیار ہیں مگر نہیں دے سکتے۔ مجھے یہ بتایا جائے کہ اتنی سیکورٹی کے باوجود جو so called Red Zone ہے وہاں سے اتنا زیادہ مواد لے جانا تعجب کی بات ہے۔ یہ کوئی چھوٹی موٹی چیز نہیں جو جیب میں ڈال کر یا گاڑی کی ڈگی میں

چھپا کر یا انجن میں چھپا کر لے جایا جائے، نہیں یہ بڑی گاڑیوں میں، ٹنوں کے حساب سے بارود لاتے ہیں اور دھماکے ہوتے ہیں کوئی ان کو روکنے والا نہیں۔ یہ ماجرا کیا ہے۔ ابھی Caretaker set up میں Governor House, Chief Minister House, IG House کے سامنے جو دھماکا ہوا اور جو کوئٹہ سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے دیکھا ہوگا کہ وہ علاقہ ایک خوفناک منظر پیش کرتا ہے۔ اس پوری سڑک میں ساٹھ ساٹھ، ستر ستر سال کے درخت جڑوں سے اکھڑ گئے ہیں، کھمبے اس طرح ہوا میں اڑ کر گئے اور اس طرح پگھل گئے جس طرح وہ لوہا نہیں تھا کوئی feathers تھے۔ یہ بارود ٹنوں کے حساب سے آیا اور عین Governor House, Chief Minister House کے سامنے استعمال ہوا۔ یہ کیا طریقہ ہے۔

میں اس وقت زیادہ complications میں نہیں پڑنا چاہتا، آپ سے صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ سچ بولنے کے ساتھ ساتھ ہمیں far greater coordination چاہیے between the civilian authorities and the security agencies. جیسے میرے معزز فاضل دوست نے سوال کیا ہے اسی حوالے سے یہ بات ہے کہ ہمیں بہت زیادہ coordination کرنی ہوگی۔ ہمیں ایک track پر آنا ہوگا۔ ساتھ ہی ساتھ مجھ سے جو ایک اور بیان منسوب کیا گیا ہے جو میرے محترم Parliamentary Leader اور میرے بہت عزیز دوست نے point out کیا۔ میں اصل میں ان کو بھی compliment کرنا چاہتا تھا کہ انہوں نے بہت اچھی تجاویز دی ہیں اور ہم بہت سی چیزیں ان سے سیکھتے ہیں۔ آج میں نے ان کا ایک statement پڑھا۔ کہنے کو تو ظاہر ہے یہ ایک پارٹی کے متحرک، سرگرم اور سینیئر ترین رکن ہیں، جہاں یہ غلطی اور خامی دیکھتے ہیں، جہاں یہ جمہوریت کو خطرہ دیکھتے ہیں، جہاں یہ کسی بھی سیاسی عمل میں کوئی قدغن دیکھتے ہیں تو یہ دیر نہیں لگاتے، ایک جمہوری انداز سے آواز اٹھاتے ہیں، جس انداز سے انہوں نے بلوچستان حکومت کے حوالے سے خدشات کا ذکر کیا ہے اور جو رکاوٹیں ہیں، جو سازشیں ہیں یا نہیں ہیں ان کے بارے میں انہوں نے جو باتیں کی ہیں، میں وہ share کرتا ہوں مگر یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ یہ coverts clear کریں، جب تک یہ coverts clear نہیں ہوں گے، کوئی بھی سازش کرنے والا ہے، جب تک یہ clear نہیں ہوں گے، ایک clear sense of direction نہیں آئے گی۔ میں صرف وہ point clear کرنے کے لیے یہ کہتا ہوں۔ میں نے یہ بالکل نہیں کہا کہ ہم نے آپس میں کچھ فیصلے کر لیے ہیں جس کا اعلان اسلام آباد میں ہوگا، نہیں، میں نے کہا کہ ہم نے کچھ فیصلے کیے ہیں، میں نے ابھی وزیراعلیٰ بلوچستان سے بھی بات کی ہے، وہ بلوچستان کے حوالے سے نہیں تھے، وہ وفاقی حکومت کے کردار کے حوالے سے تھے اور جب تک وزیراعظم سے بلکہ کابینہ

سے منظوری نہ ہوجائے ،اس میں بہت ساری مراعات تھیں، ہمیں security agencies کا morale high کرنا تھا، یہ جو رکاوٹیں ہیں، lack of coordination ہے اس کو دور کرنا ہے۔صوبائی حکومت اور وفاق کے درمیان again جو lack of coordination ہے اس کو دور کرنا ہے تو یہ بلوچستان کے حوالے سے نہیں ہے۔میں نے بلوچستان کے حوالے سے یہ ضرور کہا کہ انشاء اللہ تعالیٰ وزیراعظم یہاں آئیں گے اور آپ کے جو بھی وفاق کے حوالے سے مسائل ہیں وہ میں وہاں پہنچاؤں گا تو وہ یہاں آ کر ان کا اعلان کریں گے۔

جناب چیئرمین! صرف بلوچستان ہی نہیں ، میں نے قومی اسمبلی میں بھی کہا ہے کہ میرا خیبر پختونخوا جانے کا ارادہ ہے ، میرا سندھ جانے کا ارادہ ہے، میں ان دونوں صوبوں میں جہاں ایک طرف پیپلز پارٹی کی حکومت ہے اور دوسری طرف پی ٹی آئی کی حکومت ہے وہاں کے گورنرز کو ملوں گا ، وزرااعلیٰ سے ملوں گا اور جو ایک نئی security paradigm ہے ان سے مشاورت کے بعد، تمام صوبوں کی مشاورت کے بعد اس کا اعلان کریں گے،صرف بلوچستان سے مشاورت نہیں تاکہ سب on board ہوں۔ جناب والا، کیونکہ اب یہ سیاسی مسئلہ نہیں ہے ، یہ کسی پارٹی کا مسئلہ نہیں ہےاور میں یہی دعوت دینا چاہتا ہوں ، میں نے قومی اسمبلی میں بھی دعوت دی اور میں بے انتہا مشکور ہوں کہ ایک طرف سے لے کر دوسری طرف تک ہر پارلیمانی لیڈر نے کھڑے ہو کر کہا کہ وہ اس کی مکمل حمایت کریں گے۔میں اسی طرح توقع کرتا ہوں اور دعوت دیتا ہوں کیونکہ ہم سب محب وطن ہیں ، ہم میں اختلاف ہوسکتا ہے مگر ہم میں خدانخواستہ نہ کوئی دشمنی ہے اور نہ کوئی اور ایسی رکاوٹ ہے جس میں ہم پاکستان کے مفاد کی خاطر اکٹھے نہ چل سکیں۔ اب پاکستان کی سیکورٹی کے حوالے سے چند بنیادی فیصلے جن کی نشاندہی ہوئی ہم سب مل کر ان کو حل کریں گے۔ میں فی الحال ان کی وضاحت میں نہیں جانا چاہتا۔ میں نے 20 تاریخ کو اپنے تمام سیکورٹی اداروں کی میٹنگ بلا لی ہے اس کے بعد ظاہر ہے میں یہ مسائل کابینہ میں لے کر آؤں گا اور میں چاہتا ہوں کہ اس ایوان میں ان پر بحث ہونی چاہیے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ہم نے غلط فیصلہ کیا ہے، آپ رہنمائی کریں، ہم اپنا راستہ درست کرلیں گے۔ ہم معاملات کو قومی اسمبلی کے سامنے رکھیں گے۔ پاکستان کو اس وقت جو serious خطرات درپیش ہیں، ان کے حل کے لیے ایک شخص، ایک وزیراعظم، ایک حکومت، ایک پارٹی یا ایک coalition کوئی بہت بڑا کردار ادا نہیں کرسکتی۔ ہم سب کو مل کر ان کا حل نکالنا ہوگا۔ پاکستان ہے تو یہ سیاست ہے، اگر پاکستان میں law and order ہے تو جمہوریت پھلے پھولے گی، economy بہتر ہوگی اور پاکستان کے لوگ سب سے مطمئن ہوں گے۔

میں focal point پارلیمنٹ کو کرنا چاہتا ہوں۔ میاں نواز شریف صاحب، پرائم منسٹر آف پاکستان کا ارادہ ہے اور بہت جلد ہم اس کے لیے plan workout کر رہے ہیں کہ تمام سیاسی جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے۔ انشاءاللہ تعالیٰ، جیسے ہی ہم بجٹ سے فارغ ہوتے ہیں یا پھر اس سے پہلے بھی مگر چند دن چونکہ رہ گئے ہیں، پہلے مرحلے میں پارلیمنٹ میں تمام جماعتوں کو اعتماد میں لیا جائے گا اور ان سے رہنمائی بھی لی جائے گی۔ اسی طریقے سے ہم سیکورٹی اداروں کے ساتھ باہمی مشاورت سے ایک one track policy پر آنا چاہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! آخر میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ ہر ایک کو یہ بات ضرور ذہن نشین کرنی چاہیے، میں نے جان بوجھ کر point scoring نہیں کی اور نہ کروں گا کہ کوئی مجھ سے سوال کرے تو میں کہوں کہ جی پانچ سال توآپ حکومت میں تھے، آپ نے کیا کیا یا جو اس سے پہلے حکومت میں تھے کہ جی آٹھ سال توآپ حکومت میں رہے، میں ایسا نہیں کروں گا۔ آج میرا بطور وزیر ساتواں دن ہے، آپ کو میں حق دیتا ہوں کہ آپ میرا اور میری حکومت کا احتساب کریں۔ یہ آپ کا حق ہے۔ میرے خیال میں اس سیٹ پر بیٹھنے کی ایک price ہے جو ہم نے pay کرنی ہے۔ ہمارا ایک ایک گھنٹہ قابلِ احتساب ہے اور میں انشاء اللہ تعالیٰ، اس کے لیے تیار ہوں، مگر میں آپ کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ میری نیت صاف ہے، میرے ذہن میں کوئی سیاسی جانبداری نہیں ہے بلکہ میں نے اپنے ماتحت اداروں کے ساتھ جو پہلی میٹنگ کی ہے، اس میں، میں نے کہا ہے کہ میں کسی شخص کو political کام نہیں کہوں گا، صرف انصاف چاہیے اور اس ملک کی security چاہیے۔

میں صوبوں میں جارہا ہوں، ان سے بھی مشاورت ہوگی۔ میں صرف ایک چیز ریکارڈ پر رکھنا چاہتا ہوں تاکہ وہ چیز پھر میرے خلاف استعمال نہ ہو۔ Law and order مکمل طور پر صوبوں کی ذمہ داری ہے۔ ہاں، intelligence کے حوالے سے وفاق کا فرض ہے کہ جہاں ضروری سمجھا جائے سب سے sharing ہو۔ اس طرح intelligence sharing کے حوالے سے ہماری ذمہ داری ہے۔ دوسری بات، federal security forces کے حوالے سے ہماری ذمہ داری بنتی ہے مگر ہم از خود federal security forces کسی صوبے کو نہیں بھیج سکتے۔ اگر کوئی بھی صوبہ مطالبہ کرتا ہے، ویسے آئین کے مطابق تو ایک ڈپٹی کمشنر requisition کرسکتا ہے، تو جہاں requisition کی جائے گی، federal security forces ان کی support میں جائیں گی۔ اس میں بھی ایک قدغن ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا وہ federal security forces وفاقی حکومت کی command میں ہوں گی یا صوبائی حکومت کی۔ آپ اختیار دیں تو وفاقی حکومت انہیں اپنی command میں رکھنے کے لیے تیار ہے، شاید قانونی طور پر یہ ممکن نہ ہو مگر اس حد تک یہ آئینی اور

قانونی position ہے۔ یہ کبھی نہیں ہوگا کہ ذرا بھر بھی کچھ ہو یا ایک چڑیا بھی آگے پیچھے ہونے کی intelligence report ہو اور ہم intelligence sharing نہ کریں۔ We will go the extra mile. ہم ہر قسم کی intelligence صوبوں سے share کریں گے۔ اچھی coordination کے لیے ہم صوبوں سے بہت frequently interaction کریں گے۔

تیسری بات، جب اور جہاں صوبے کہیں گے کہ انہیں federal security کے حوالے سے support کی ضرورت ہے، خواہ وہ FC ہو، خواہ وہ Rangers ہو یا خواہ وہ کوئی اور ہو، ہم انشاء اللہ، یہ نہیں دیکھیں کہ کس کی حکومت ہے، ہم کہیں گے کہ PTI کی بھی ہماری حکومت ہے، پیپلز پارٹی کی بھی ہماری حکومت ہے اور بلوچستان میں نیشنل پارٹی کی بھی ہماری ہی حکومت ہے کیونکہ یہ پاکستان کی حکومتیں ہیں۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ، انہیں مکمل طور پر support کریں گے۔ ہم شاید کچھ تھوڑی بہت پس و پیش پنجاب کے حوالے سے کرلیں، چھوٹے صوبوں کے حوالے سے ہم ایک منٹ نہیں لگائیں گے۔ ہم نے اس مقصد کے لیے کچھ فیصلے کرنے ہیں جن کا اعلان میں 20 تاریخ کو کروں گا۔ ہمیں سخت فیصلے بھی کرنا ہوں گے، وہ بھی میں آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

آپ خود دیکھ لیں، security ہر ایک کے لیے اہم ہے، ایک ایک معزز رکن کی، پاکستان کے ایک ایک فرد کی مگر میں وہ ریکارڈ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت جو ہمارے Rangers یا FC کے اہلکار چوکیداری یا security duties پر لگے ہیں۔ چونکہ بہت سارے دوستوں کے نام ہیں، یہ نہ ہو کہ سیاست ہو، میں نے کسی کا ذکر بھی نہیں کیا اور نہ ایوان کے سامنے رکھوں گا، بیس بیس Rangers ایک ایک شخص کی security duty دے رہے ہیں اور non-entitled duty دے رہے ہیں۔ وہ جو کروڑوں اور اربوں روپے کے مالک ہیں، جو اپنے لیے top of the line security خرید سکتے ہیں، ان کے لیے رینجرز، ایف سی اور اسلام آباد پولیس کو تعینات کیا گیا۔ میں زیادہ وضاحت کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔ جہاں ضرورت ہوگی، انشاء اللہ تعالیٰ، ہم ضرور security دیں گے۔ میری security کے لیے کوئی بیس Rangers اور پتا نہیں کتنی FC لگائی گئی، میں نے وہ سب واپس کردی ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ security اچھے انداز سے بھی ensure ہوسکتی ہے۔ ہم 20 تاریخ کو in the first instance تمام civil armed forces کے حوالے سے ایک فیصلہ کرنے لگے ہیں۔ یہ مسئلہ صرف یہاں نہیں بلکہ صوبوں میں بھی ہے۔ کہیں تو civil armed forces جن کی duty دے رہی ہیں، اگر آپ دیکھیں تو سر پکڑ کر بیٹھ جائیں گے کہ یہ تو مذاق ہے۔ میں معذرت کے ساتھ یہ کہنا چاہتا ہوں بلکہ شاید میں نہ ہی کہوں

تو بہتر ہو گا۔ ایسا security threat جس کی طرف کوئی دیکھے بھی نہیں، یہ فیشن بن گیا ہے، دو گاڑیاں آگے دو پیچھے، escorts چلتے ہیں اور gun-toting ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔ اگر کوئی سوال رہ گیا ہے تو میں اس کا جواب دینے کے لیے تیار ہوں۔ میں آپ کا اور معزز اراکین کا for your patience شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: Thank you for a very comprehensive briefing given to the House.

گزارش یہ ہے کہ بجٹ پر debate چل رہی ہے، بہت سارے issues discuss ہوسکتے ہیں، apart from the financial things, Members have liberty to discuss anything. I would certainly request and ask the Interior Minister to please ensure that somebody from your Ministry should be in the House. جو معزز اراکین security کے حوالے سے گفتگو کریں، وہ notes لے کر آپ کے پاس جائیں تا کہ when you are again asked to come and give some briefing before the House, certainly, you must have all the things in your knowledge as to what is the desire and demand of the honourable members. ابھی عباس خان! آپ بات کرلیں۔ آپ security کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہے ہیں یا پھر Finance Bill کے متعلق؟ جی عباس خان۔

سینیٹر عباس خان: جناب! وزیر داخلہ صاحب نے بہت تفصیل سے بات کی۔ کل بھی میں نے تقریر میں بہت سی باتیں کی تھیں لیکن افسوس کی بات ہے کہ مجھے دوبارہ کرنا پڑ رہی ہیں۔ میرے خیال میں اگر میں غلط نہیں ہوں تو وزیر داخلہ صاحب نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ان کی پہلی priority لوڈشیڈنگ کے مسئلے کو حل کرنا ہے۔ میرے خیال میں تو لوڈشیڈنگ کا مسئلہ حل ہوتا رہے گا، جو حال بلوچستان اور ہمارے قبائلی علاقوں میں زندگی کا ہے، اسے پہلی ترجیح ملنی چاہیے۔ جو حال KPK میں ہے، وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ انہوں نے چار صوبے یاد کیے، بدقسمتی سے ہم بھی اس ملک کا حصہ ہیں۔ اس terrorism کے حوالے سے اگر دنیا یاد کرتی ہے، اگر دوسرے ملک یاد کرتے ہیں تو حکومت کو بھی یاد رکھنا چاہیے۔ جس دن میں اس ایوان میں آیا اور میں نے حلف لیا، صرف اس دن ہمیں یاد کیا جاتا ہے کہ سارا terrorism ہماری طرف سے، tribal area کی طرف سے ہو رہا ہے۔ آنے والی حکومت سے میری request ہے کہ جو بھی پالیسی بنے جہاں صوبوں کا ذکر ہو، ہمیں بھی یاد رکھا جائے۔ جس طرح میں نے کل اپنی تقریر میں کہا

تھا کہ اٹھارھویں ترمیم میں بھی ہمیں یاد نہیں رکھا گیا۔ بد قسمتی سے اس کمیٹی میں ہمارے لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت بھی چار صوبوں کا ہی ذکر تھا۔ اس کے ساتھ دوسرے علاقے بھی ہیں لیکن دنیا میں جہاں بھی terrorism کی بات ہوتی ہے، القاعدہ اور طالبان کی بات ہوتی ہے تو اسی قبائلی علاقے کی بات ہوتی ہے اور وہ federation کے under ہیں، وہ علاقے گورنر اور مرکزی حکومت کے under ہیں۔ وہاں کے بارے میں جو بھی پالیسی بنائی جائے اسے clear کیا جائے اور جب وزیرِ داخلہ صاحب صوبوں کا دورہ کریں تو فاٹا کا بھی visit کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: میاں رضا ربانی صاحب۔

سینیٹر میاں رضا ربانی: شکریہ، جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے وزیرِ داخلہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے موجودہ صورت حال پر تفصیل کے ساتھ اور خصوصاً بلوچستان کے حالات کا ذکر کیا۔ انہوں نے جو بھی باتیں کیں، ان سے بنیادی طور پر دو سوالات سامنے آرہے ہیں، جسے اگر وہ clarify کر دیں اور اس کے بعد میرا ایک چھوٹا سا comment ہے۔ وزیرِ داخلہ صاحب جب زیارت کی بات کر رہے تھے تو انہوں نے یہ کہا کہ باہر سے لوگ آئے۔ اب باہر سے ان کا مطلب کیا ہے؟ کیا زیارت کے باہر سے لوگ آئے or does he mean that there is a suspicion of a foreign hand being involved in both of these incidents of terrorism that took place.

جناب والا! دوسری چیز یہ کہ جب وہ زیارت کی بات کر رہے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ وہاں چند entry points ہیں اور ان چند entry points کے علاوہ exit ممکن نہیں ہے۔ یہ بات اور اس کے ساتھ ان کی دیگر باتیں جو انہوں نے کہیں، کوئٹہ کے e.g., red zone کے بارے میں انہوں نے فرمایا کہ کوئٹہ میں اس سے زیادہ security ممکن نہیں ہے لیکن اس کے باوجود trucks laden with explosives گزر جاتے ہیں۔ اگر ہم ان دونوں باتوں کو آپس میں juxtapose کریں تو کیا اس سے یہ بات اخذ کرنا غلط ہو گا کہ ان کو اس بات کا خدشہ ہے کہ پاکستان کے اندر and within the security apparatus کچھ ایسے عوامل شامل ہیں جو ان کو aid and abet کر رہے ہیں۔ میں وزیرِ داخلہ سے ان باتوں کا بھی جواب چاہوں گا اور کیا انہیں اس بات کی کوئی indication ہے کہ جو واقعہ کوئٹہ میں ہوا، اس میں کون سی تنظیم یا کون لوگ شامل تھے؟

جناب والا! آخر میں میری صرف ایک observation ہے، میں فاضل وزیر صاحب کے over all analysis سے 100% agree کرتا ہوں لیکن میں ایک بات ان کے سامنے

ضرور رکھنا چاہوں گا کہ انہوں نے کہا کہ federal government کا ایکlimited role ہے اور درحقیقت یہ سارا مسئلہ صوبوں کا ہے۔آئینی طور پر اور قانونی طور پر ان کی بات 100% درست ہے لیکن وہ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں کہ on ground reality بالکل مختلف ہے۔ On ground reality یہ ہے کہ ان تمام چیزوں میںsecurity apparatus کا ایک بہت بڑا role, بہت بڑا عمل دخل ہے اور وہ ایک stakeholder ہیں، تو جب تک وفاقی حکومت security apparatus کو پارلیمان اور civilian authority کے نیچے نہیں لائے گی، یہ ایک لائن یا ایک page پر لانے کی بات نہیں ہے، اس وقت تک یہ بات ممکن نہیں ہو گی۔

جناب چیئرمین: حاجی عدیل صاحب۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: بہت شکریہ، جناب چیئرمین! ہم نے وزیر داخلہ صاحب کو بحیثیت Leader of the Opposition سنا لیکن وہ اپنی حکومت کو بھی بڑے اچھے انداز میں defend کر سکتے ہیں، اس میں کم از کم جوش نہیں ہوتا۔ ہم انہیں welcome کرتے ہیں۔ میرا مختصر سوال یہ ہے کہ partition سے بہت پہلے British Empire کےدور میں tribal and settled areas کے لیےFrontier Constabulary create کی گئی تھی کہ وہ اس movement کو control کرے کہ ایک قبائلی علاقے سے لوگ settled areas میں آئیں تو انہیں check کیا جائے اور اگر لوگ settled area سے قبائلی علاقوں میں جانا چاہیں تو ان کو check کیا جا سکے، یہ ان کی duty تھی۔ پہلے اس کے اختیارات صوبائی حکومت کے پاس تھے، بدقسمتی سے 1973 کے بعد اختیارات وفاقی حکومت کے پاس آئے، وزارتِ داخلہ کے پاس آئے تو آج F.C کراچی میں نظر آتی ہے، اسلام آباد میں نظر آتی ہے اور خیبر پختونخوا سے جتنی بھی پلاٹون ان علاقوں میں آئی ہیں، خیبر پختونخوا کی تمام حکومتوں نے وفاق سے کہا کہ ہمیں یہ واپس دی جائیں بلکہ پشاور ہائیکورٹ نے حکم دیا تھا کہ فلاں تاریخ تک یہ تمام پلاٹون واپس آنی چاہییں اور جس مقصد کے لیے یہforce بنائی گئی ہے صرف وہ کام سرانجام دے اور جو بھی صوبائی حکومت ہوتی ہے، پیپلز پارٹی، ہماری، ایم ایم اے کی تھی یا آج پی ٹی آئی کی حکومت ہے، سب یہ مطالبہ کرتی ہیں لیکن اس مطالبے پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا۔ ہماری ہائیکورٹ کہتی ہے کہ انہیں واپس آنا چاہیے، کوئی نہیں آتا۔ اس لیے جب تک F.C اپنے اس فرض کی طرف واپس نہیں آئے گی، جس کے لیے اسے بنایا گیا تھا تو میرے خیال میں معاملات صحیح نہیں ہوں گے۔ وزیرِ داخلہ صاحب بیس تاریخ کو بہت بڑا اعلان کر رہے ہیں تو ہمیں خوشی ہو گی کہ اس اعلان میں یہ بھی شامل ہو کہ F.C واپس اپنے صوبے اور اپنے کام پر آئے گی۔ Chief Justice of Pakistan نے پرسوں یہ کہا کہ ہم تو فیصلہ کر

سکتے ہیں، فیصلہ دے سکتے ہیں لیکن ہم بندوق نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ یہ پارلیمنٹ بھی فیصلہ کر سکتی ہے لیکن پارلیمنٹ بندوق نہیں اٹھا سکتی کہ ہم چیئرمین صاحب آپ سے کہیں کہ بسم اللہ کریں، آپ بندوق اٹھا لیں، ہم آپ کے پیچھے چلتے ہیں۔ کون بندوق اٹھائے گا؟ ہماری حفاظت کون کرے گا؟ آپ اس بندوق اٹھانے والے سے کہیں کہ وہ ہماری اور ہمارے ملک کی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: حافظ حمد اللہ صاحب۔

سینیٹر حافظ حمد اللہ: شکریہ، جناب چیئرمین! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے تعداد چودہ بتائی جو میں نے سنی۔ اگر میں غلط بھی ہوں تو تعداد چار ہو گی لیکن ان کے کہنے کے مطابق آج تک چار کی figure بھی confirm نہیں ہے کہ وہ لوگ چار تھے یا دو۔ یہ کس کی غلطی ہے؟ Intelligence agencies کیا کر رہی ہیں؟ I.G. Police کو خود پتا نہیں ہے کہ ہزارہ ٹاؤن سپنج روڈ پر ہے یا بروری روڈ پر واقع ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہزارہ ٹاؤن سپنج روڈ پر واقع ہے لیکن وہ غلط کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے آپ کو کیا briefing دی ہو گی کہ انہیں سپنج روڈ اور بروری روڈ کا پتا نہیں ہے۔

جناب والا! وزیر داخلہ صاحب نے یہ کہا کہ کون کر رہا ہے؟ کیوں کر رہا ہے؟ کس طرح کر رہا ہے؟ یہ لوگ زیارت آئے اور کارروائی کر کے وہاں سے واپس کیسے چلے گئے؟ ایک مولوی صاحب کو توغی روڈ پر اپنے کمرے میں صبح نماز پڑھتے ہوئے target کیا گیا۔ اس مسجد کے سامنے ATF والوں کی check post ہے، وہاں خفیہ کیمرے بھی لگے ہوئے تھے۔ جب وہ لوگ اس مولوی کو target کر رہے تھے، اسی وقت بجلی چلی گئی تا کہ کیمرے کام نہ کر سکیں اور اس ATF check post پر بھی کوئی نہیں تھا۔ مارنے والوں نے تسلی سے آ کر مولوی کو حجرے میں مار دیا۔ اب آپ مجھے بتائیں کہ عین اسی وقت کیسے بجلی چلی گئی؟ عین اسی وقت ATF والے کہاں چلے گئے؟ سپریم کورٹ کا فیصلہ موجود ہے، آپ اسے منگوا کر سامنے رکھیں اور افتخار چوہدری صاحب سے meeting رکھیں کہ آپ نے کس کو مخاطب کر کے کہا کہ death squad بند کر دیں؟ اس کی وضاحت کریں۔ یہ ساری چیزیں واضح ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں سچ بولنا چاہیے، ہم ابھی بھی سچ نہیں بول رہے ہیں۔ یا تو ہمیں معلوم نہیں ہے یا اس کے بعد معلوم کریں گے۔

دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ بیس تاریخ کو ہم فیصلہ کریں گے۔ میں بحیثیت ایک ذمہ دار ممبر جمعیت علمائے اسلام کے کہتا ہوں کہ جمعیت علمائے اسلام بلوچستان میں largest party ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ اس الیکشن میں وہ دھاندلی ہوئی کہ سنتر میں بھی نہیں ہوئی، وہ دھاندلی

ہوئی کہ مقبوضہ کشمیر میں بھی نہیں ہوئی، وہ دھاندلی ہوئی کہ افغانستان میں نیٹو کی سرپرستی میں بھی نہیں ہوئی۔ میں مخدوم امین فہیم کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ جو بھی پارٹی کامیاب کرائی گئی ہے اس کو مبارک ہو لیکن ساتھ ساتھ ایجنسیوں کو بھی مبارک باد دیتا ہوں اور یہ بات سو فیصد صحیح ہے۔

(ڈیسک بجائے گئے)

سینیٹر حافظ حمد اللہ: اگر اس طرح ہم لوگوں کو جتوانا چاہتے ہیں تو پھر آپ خود فیصلہ کریں کہ مقاصد ان کے پورے ہوں گے یا مقاصد منتخب پارلیمنٹ کے پورے ہوں گے، کس کے مقاصد پورے ہوں گے۔ یہاں ہم سب محب وطن ہیں، یہ وزیر صاحب نے کہا ہے۔ یہ آپ کہتے ہیں کہ ہم سب محب وطن ہیں۔ آپ پنڈی والوں سے پوچھیں کہ بلوچستان والے محب وطن ہیں کہ نہیں ہیں۔ اسی طرح وزیر صاحب نے کہا ہے کہ سخت فیصلے کرنے ہوں گے۔ جمعیت علمائے اسلام بحیثیت ایک ذمہ داری پارٹی ہر اس فیصلے کا ساتھ دے گی جس میں بارود اور گولی کی بو نہ ہو۔ اگر بارود اور گولی کی بات ہوگی تو جمعیت علمائے اسلام آپ کا ساتھ نہیں دے گی کیونکہ پانچ بار بلوچستان میں بارود اور گولی کے ذریعے مسائل حل کرنے کی کوشش کی گئی لیکن آج تک مسئلہ حل نہیں ہوا ہے۔ کل آپ کی statement ہم نے سنی کیونکہ اگر گولی اور بارود سے آپ مسئلہ حل کرنا چاہتے ہیں، آپ نے کہا کہ ہم بات کریں گے اور جو بات نہیں کرے گا اس سے ہم لڑیں گے، خلاصہ اس کا یہی تھا۔ ہم دلیل والے لوگ ہیں، سمجھانے والے لوگ ہیں۔ جیسے حاجی عدیل صاحب نے کہا کہ ہم اپنے لوگوں کے ساتھ نہیں لڑسکتے ہیں۔ ان اسباب اور عوامل کو جانچنا چاہیے جن کی بنیاد پر یہ لوگ ریاست کے خلاف کھڑے ہوگئے۔ ہم ان اسباب کی طرف کیوں نہیں جاتے؟

میں آپ کو ایک بات بتاتا ہوں کہ گزشتہ حکومت میں بلوچستان میں ایک بیورو کریٹ دوسرے بیورو کریٹ کے ساتھ تشریف فرما تھے اور وہاں میں بھی موجود تھا۔ وہ آپس میں مذاکرہ کر رہے تھے کہ بلوچستان کا بنیادی مسئلہ کیا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ لوگ جو بلوچستان کے مسئلے کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ بنیادی مسئلہ کیا ہے کہ لوگ احساس محرومی کی بات کرتے ہیں اور احساس غلامی کی بات کرتے ہیں اور ان باتوں کو پینسٹھ سال گزر چکے ہیں۔ اس نے کہا کہ پرسوں ہماری کور کمانڈر کے ساتھ meeting تھی۔ انہوں نے ہمیں کہا کہ آپ ہمیں بتائیں کہ بلوچستان کا اصل مسئلہ کیا ہے؟ جب کور کمانڈر کو یہ پتا نہ ہو کہ بلوچستان کا اصل مسئلہ کیا ہے اور پینسٹھ سال گزر گئے ہیں اور ہم ابھی پوچھ ہی رہے ہیں کہ بلوچستان کا مسئلہ کیا ہے۔ Interior Minister سیکورٹی اداروں سے یہ پوچھے کہ جب میر علی بگٹی، جیسا کہ ہمارے دوست نے بات

کی کہ بگٹی ادھر دو مہینوں سے بیٹھے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں جانے دیں۔ ترانوے گاڑیوں کا قافلہ کشمور کی طرف سے ڈیرہ بگٹی جارہا تھا تو اس کو کس نے روکا اور کیوں نہیں جانے دیا گیا۔ اگر اس طرح کے ہم الیکشن کراتے ہیں اور اس طرح کے ہمارے فیصلے ہوں گے تو پھر تو میرے خیال میں حالات اور خراب ہوں گے۔ اس لیے بلوچستان کا مسئلہ سنجیدگی سے حل کیا جائے۔

جناب چیئرمین: شکریہ، فرحت اللہ بابر صاحب۔

سینیٹر فرحت اللہ بابر: جناب چیئرمین شکریہ، میں honourable Interior Minister کی اس assurance کو welcome کرتا ہوں کہ وہ تمام معاملہ پارلیمان کے سامنے رکھیں گے، سچ بات کریں گے۔ بیس تاریخ کو میٹنگ کے بعد جو لائحہ عمل ہوگا وہ پارلیمان کے سامنے پیش کریں گے۔ جناب چیئرمین! میں reiterate کرنا چاہتا ہوں، انہوں نے فرمایا کہ ٹنوں کے حساب سے گولہ بارود جاتا ہے اور اس سے زیادہ سیکورٹی ممکن نہیں ہے

but I welcome the honourable Interior Minister's assurance and statement on the floor of the House when he says that there is a need, a great need for coordination between the civil and the military authorities. These are exactly his words and from now on we will take him on these words.

جناب چیئرمین! ہم ہمیشہ یہی کہتے رہے ہیں کہ سول اور ملٹری کے درمیان پاکستان میں ایک serious disconnect ہے اور بلوچستان میں جو کچھ بھی ہورہا ہے یا missing persons کے حوالے سے وہ اسی disconnect کا شاخسانہ ہے جو civil and security establishment میں ہے۔ اسی disconnect سے مایوس ہو کر قومی اسمبلی میں چودہ مارچ 2012 کو متفقہ قرارداد کے ذریعے سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ security agencies قانون اور regulations کے دائرے میں آنی چاہییں۔ گزشتہ سال سات مارچ کو اسی سینیٹ میں یہ قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی تھی۔ میاں رضا ربانی صاحب کی سربراہی میں National Security کی کمیٹی نے بھی یہ قرارداد پاس کی ہے۔ جناب، enforced disappearance پر قائم ہونے والے کمیشن کی جو رپورٹ چھپی ہے اور جو ابھی منظر عام پر نہیں آئی لیکن جو Human Rights Committee کے سامنے پیش ہوچکی تھی اس میں بھی انہوں نے یہ کہا ہے کہ Security agencies should be brought under the ambit of the Law. اور سپریم کورٹ میں بھی جب یہ cases چل رہے تھے تو انہوں نے بھی بار بار یہی کہا ہے کہ Security agencies should be brought under the ambit of the Law.

میں فاضل وزیر داخلہ صاحب سے یہی گزارش کروں گا کہ جیسے انہوں نے خود کہا کہ there is a need for greater coordination between the civil and military and we have to come on the same track. تو میری ان سے گزارش ہو گی کہ جب بیس جون کو ان کی meeting ہو جائے تو وہ اس میں اس issue کو ضرور اٹھائیں اور وہ جو بھی فیصلے کریں وہ خود ان کی اس یقین دہانی کی روشنی میں اس پارلیمان کے سامنے لائیں تا کہ ہم بھی پھر ان کو کچھ تجاویز پیش کر سکیں۔ میں ان کو اس بات سے آگاہ کر سوں کہ اگر ہم نے حکومت میں رہتے ہوئے بھی اس بارے میں کوششیں کی تھیں، یقیناً کی تھیں اور ہم ناکام ہوئے تھے تو میں ان کو خبردار کر سکوں کہ میں تصور کی آنکھ سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس میں کامیاب نہیں ہوں گے۔ وہ اس وقت کامیاب ہوں گے جب وہ تمام ہاؤس کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ اس معاملے میں میرا ان کے ساتھ تعاون رہے گا۔ Thank you very much.

Mr. Chairman: Farhatullah Babar Sahib, at the outset the Interior Minister said that this is a forum, being an old parliamentarian, this is a forum

کہ جہاں عوام کے منتخب نمائندے اپنا اظہار خیال کریں اور اپنے concerns ہاؤس کے سامنے لائیں لیکن معذرت کے ساتھ مجھے ایک چیز کہنا پڑے گی کہ let us strengthen the
ہماری کمیٹیوں کی رپورٹ parliamentary democracy in our country.
houses میں آئیں اور وہ رپورٹس حکومت کے پاس جائیں، both the Houses should
اور یہ دیکھا جائے کہ ان رپورٹس پر عمل send the reports to the government.
درآمد ہوتا ہے کہ نہیں۔ Unfortunately, all the old politicians are sitting
وہ کبھی گلی پکی کرنے کی طرف بھاگ and look at our parliamentarians that
رہے ہیں، کبھی کھمبے لگانے کی طرف بھاگ رہے ہیں۔ We do not bother about the
اور ہم نے کیا national policies, what policies we have to formulate.
کرنا ہے اور as a legislator ہمارا کام کیا ہے۔

I hope both the sides, treasury benches and the opposition would look into it, that how ffectively the members of the Parliament can play their role for look into it strengthening the democracy in our country. Ch. Sahib, let the members make their points. Yes, Mushahid Sahib.

پھر آپ جواب دے دیں۔

Senator Mushahid Hussain Syed: First of all I would like to complement honourable Interior Minister to his tradition of candor and being forthright he has said that he will speak the truth and make the reports public. I am glad that he came to Parliament where he is accountable and stated the whole position and I think this is a welcome change.

He made two points on which one I agree with him and on other I would humbly beg to disagree regarding the security system in Balochistan, especially in Quetta انہوں نے خود اعتراف کیا ہے کہ اتنی سیکورٹی ہونے کے باوجود، اتنی check posts ہونے کے باوجود، وہاں ناکامی ہے۔ نہ کوئی terrorist act روکا گیا ہے اور نہ کوئی terrorist پکڑا گیا ہے۔ So I think, this is a healthy sign and he has pointed out the main issues that there are islands within the system. I think there are three kinds of coordinations needed Khaki and Mufti, civil and military سے آپ بات کررہے ہیں۔ دوسری federal and provincial governments اور تیسری inter-agency coordination. Agencies themselves are islands, whether it's the FC, whether it is the IB, whether it is the ISI and whether it is the MI. ہر ایک کا اپنا سلسلہ ہوتا ہے اور ان میں کوئی coordination نہیں ہے۔ I think his test would be if he can do that.

The second point I would say is that انہوں نے کہا ہے اور I am sorry, I feel کہ ان کے پیش رو بھی یہ کہتے رہے ہیں کہ Law and order is a provincial issue. ٹھیک ہے آئین کے مطابق یہ technical بات کی ہے۔ Mr. Chairman, this is the biggest national challenge for this country. It is not Balochistan, it is not KPK, Punjab or Sindh or just one province. This terrorism and extremism is something which is consuming us as I mentioned earlier ہماری کوئی strategy نہیں بن سکی، نہ فوج کی طرف سے اور نہ سول کی طرف سے۔ اگر we will hide behind

these technicalities کوئی کہتا ہے کہ بین الاقوامی سازش ہے، فوج کہتی ہے ہمارا تعلق
نہیں ہے Federal Government کرے، Federal Government کہتی ہے کہ
Provincial Government کرے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے کہا کہ میں tour کروں گا پشاور کا، میں tour کروں گا
کراچی کا۔ معزز چوہدری نثار صاحب ہمارے بھائی ہیں، ہمارے دوست ہیں اور پرانے ساتھی بھی
ہیں، ان کو کہوں گا کہ یہ سری لنکا جائیں۔ Make a visit to Sari Lanka. کراچی سے
اڑھائی گھنٹے کا سفر ہے۔ یہ اڑھائی کروڑ لوگوں کا ملک ہے۔ کوئی ایٹم بم ان کے پاس نہیں ہے۔
امریکہ کی کوئی support نہیں ہے، کوئی چھ لاکھ کی فوج نہیں ہے۔ انہوں نے indigenous
طریقے سے، اپنے resources کے ذریعے the most ferocious terrorist groups
in South Asia کو اڑا دیا because they had the political will, they had
the national consensus and they had clarity of mind. اگر ہم صرف
آئیں بائیں شائیں کرتے رہیں گے تو نتیجہ کچھ نہیں نکلے گا۔ I think, the biggest
challenge for the honourable Interior Minister is to fashion a
counter terrorist strategy. آج میں نے آرمی چیف کا بیان دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ
ہم تیار ہیں اس وقت ہندوستان کی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لیے اور سب چیز تیار ہے۔ I am
very sorry to say, the main issue ہندوستان کو پاکستان میں جارحیت کرنے کی
کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کام آپ کے لوگ خود کر رہے ہیں۔ 50 ہزار لوگ آپ کے شہید ہوئے
ہیں۔ بچے، بچیاں، مرد اور عورتیں، بیس ہزار فوجی شہید ہو چکے ہیں، اتنے انڈیا کی جنگوں میں شہید
نہیں ہوئے۔ اس سے بڑا کیا challenge ہے؟ اس challenge کو meet کرنا، انہوں نے
بالکل ٹھیک کہا ہے، I agree with him, کوئی ایک پارٹی، کوئی ایک لیڈر، کوئی ایک
حکومت اکیلے، کوئی coalition اکیلے، کوئی ایک فوج اکیلے اور کوئی ISI اکیلے نہیں حل کر سکتی،
سب کو ملکر اس کو حل کرنا پڑے گا۔

We are fully behind the Government, if the Government can muster up the will and the vision and the commitment to crackdown on the biggest challenge to Quid-i-Azam's Pakistan, the challenge of terrorism. Thank you.

Mr. Chairman: Thank you. Sabir Baloch sahib.

سینیٹر صابر علی بلوچ (ڈپٹی چیئرمین): شکریہ، جناب چیئرمین! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے۔ کوئٹہ میں منسٹر صاحب نے اپنی پریس کانفرنس میں یہ کہا تھا کہ residency کے structure کو تین مہینے کے اندر اندر reconstruct کیا جائے گا۔ جناب والا! بات یہ ہے کہ اسی residency میں لارڈ سنڈیمن بھی رہے ہیں لیکن جناح صاحب نے اپنا آخری وقت یہاں گزارہ اور اس کی اہمیت اس چیز پر ہے کہ اس کی personal belongings وہاں پر تھیں، ہم سب نے زیارت جا کر دیکھا ہے۔ ان کا کوٹ، شرٹ، جوتے، عینک اور کتابیں، جو چیزیں ان کی personal use میں تھیں وہ وہاں پر موجود تھیں۔ Unfortunately وہ سب ضائع ہو گئی ہیں اور سب ختم ہو چکی ہیں۔ میری ان سے گزارش یہ ہے کہ تین مہینے کے اندر آپ اس structure کو ضرور بنائیں گے لیکن اس structure کی اتنی اہمیت نہیں ہے جتنی personal belongings کی تھی۔

Mr. Chairman: So, what is your question?

سینیٹر صابر علی بلوچ: جناب چیئرمین! میری suggestion یہ ہے کہ اس کو reconstruct کرنے کے بعد پاکستان کے بہت سے علاقوں میں قائد اعظم صاحب کی personal belongings موجود ہیں تو منسٹر صاحب یہ بھی کریں کہ تھوڑا بہت، کہیں نہ کہیں سے کچھ نکال کر اسی جگہ پر پھر رکھا جائے تاکہ اس کی اصل حیثیت بحال ہو جائے۔

Mr. Chairman: Thank you. Yes, Minister for Interior.

چوہدری نثار علی خان : شکریہ، جناب چیئرمین! میں مشکور ہوں اپنے تمام فاضل دوستوں کا۔ کئی ایک نے میری راہنمائی کی، many have used some very positive and good words جس کا میں اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا۔ مگر میں اپنی بات کا آغاز یہاں سے کرتا ہوں کہ میرے بائیں طرف دو میرے فاضل دوستوں نے، جن میں ایک تو فاٹا سے ہیں، میں نے قومی اسمبلی میں فاٹا کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہاں چونکہ صرف بلوچستان اور کوئٹہ کے حوالے سے بات ہو رہی تھی تو میں نے بات نہیں کی۔ ہماری جو تمام سیکورٹی پالیسی ہے اس کی بنیاد ہی فاٹا ہے اور میں ان کو assure کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس میں ان کا کلیدی کردار ہو گا، خواہ وہ اس طرف بیٹھتے ہیں یا اس طرف بیٹھتے ہیں، میں ان سے راہنمائی حاصل کروں گا۔ جتنا آپ جانتے ہیں، جتنی قربانیاں آپ نے دی ہیں اتنا تو شاید پاکستان کے کسی خطے نے نہیں

دی ہے، تو آپ سے بہتر کون ہو گا میری راہنمائی کرنے کے لیے، آپ یقین رکھیں کہ انشاء اللہ میں آپ سے راہنمائی لوں گا اور آپ سے مشاورت کروں گا۔

مجھے اعتراض اس بات پر ہے، صرف ایک اعتراض باقی تنقید مجھ پر ہو سکتی ہے، مجھ سے غلط بات ہو سکتی ہے۔ بلوچستان کے میرے فاضل دوست نے چیف جسٹس افتخار چوہدری کا پہلے حوالہ دیا اور کہا کہ Interior Minister بتائیں کہ یہ ان کا بیان ہے تو اس کے پس منظر کیا حقائق ہیں؟ میں نے جان کر اس کا جواب نہیں دیا کیونکہ میں چیف جسٹس کا ترجمان نہیں ہوں۔ ان کے پس منظر کی کیا بات ہے وہ میں کیسے جان سکتا ہوں۔ میں تو کبھی ان کو ملا تک نہیں ہوں۔ تو اس لیے میں نے جواب نہیں دیا۔ اس کے بدلے انہوں نے بجائے اس کا احساس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سچ بول رہے ہیں مگر انہوں نے پھر سچ نہیں بولا کیونکہ چیف جسٹس افتخار چوہدری نے جو بیان دیا ہے اس کا پس منظر کیا ہے؟ میری ان سے گزارش ہے کہ اگر چیف جسٹس صاحب کے بیان کے حوالے سے یہ پس منظر بیان کرنا چاہتے ہیں تو خدا کے لیے مجھے یہ مشورہ نہ دیں کہ میں چیف جسٹس سے ملاقات کروں۔ یہ خود جا کر ملاقات کریں اور اس ایوان کو اعتماد میں لیں کہ چیف جسٹس افتخار چوہدری یہ کہہ رہے ہیں۔ یہ نہ میری ذمہ داری ہے، نہ میرا کام ہے، نہ میں ان سے ملاقات کر سکتا ہوں اور نہ میں ان کا ترجمان ہوں۔

دائیں طرف میرے معزز دوست بیٹھے ہیں، میں ان کا بہت مشکور ہوں۔ honourable Parliamentary Leader, Senator from Karachi. میں تھوڑی سی اس میں وضاحت کر لوں۔ شاید میری بات کرنے میں یہ غلط فہمی رہ گئی ہو۔ باہر کا مطلب تھا کہ ضلع زیارت سے باہر، دور دور تک شائبہ بھی نہیں ہے کہ غیر ملکی لوگ زیارت کی residency میں داخل ہوئے ہیں۔ یہ بلوچستان کے local لوگ تھے مگر ضلع زیارت سے باہر کے تھے۔ میں تھوڑی سی مزید دوسری وضاحت کردوں کہ زیارت میں اوپر اور نیچے جانے کے لیے exit and entry points ہیں مگر یہ شواہد آئے ہیں کہ یہ لوگ موٹر سائیکل پر آئے ہیں اور ایک pick up بھی تھی تو وہ روڈ کے بغیر، کیونکہ پہاڑی علاقہ ہے، وہ کم از کم کسی track سے جا سکتے ہیں اور وہ جو van ہے یا ڈالا (pick up) جسے کہتے ہیں وہ تو کسی track سے بھی نہیں جا سکتی ہے۔ اس نے تو سڑک سے واپس جانا تھا تو نہ وہ van recover ہوئی ہے اور نہ کوئی موٹر سائیکل recover ہوا ہے۔ Entry and exit points جو کچھ ہیں وہ اور ہیں مگر ان کی موٹر سائیکل اور van جو دیکھی گئی ہے جس میں انہوں نے get away کیا وہ روڈ سے ہی جا سکتے ہیں اور اگر اس پر رکاوٹ ڈالی جاتی تو یقیناً یہ لوگ آج پکڑے جا چکے ہوتے یا کم از کم ان کے بارے میں کچھ نہ کچھ علم ہو چکا

ہوتا۔ میرے پیچھے بیٹھے ہوئے معزز سینیٹر جن کا میں بہت احترام کرتا ہوں، میرا ان سے ایک mindset on security issues, ہے۔ میں ان کو بڑے غور سے پڑھتا بھی ہوں اور وہ mindset خواہ وہ حکومت میں ہوں اور ہم اپوزیشن میں ہوں یا ہم حکومت میں ہوں اور وہ اپوزیشن میں ہوں، وہ antennas بہت سارے ملتے ہیں۔ تو میں ان سے راہنمائی بھی لوں گا and I am more than happy that he should hold me to account on these words, Insha Allah I carry this forward اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ ملتی جلتی میرے ایک معزز دوست نے دائیں طرف سے ایک بات کہی۔ مجھے کوئی شک و شبہ نہیں ہے کہ اس پورے ایوان کو جب تک ساتھ لے کر اور قومی اسمبلی کو ساتھ لے کر ہم آگے نہیں بڑھیں گے تو کوئی institutional بہتری نہیں آئے گی اور جب تک institutional clarity نہیں آئے گی، کس کی کیا ذمہ داری ہے، پالیسی کون بنا سکتا ہے اور اس کی implementation کس طرح ہوتی ہے۔ اس کا mandate کس کو ہے، اس کی ownership کس کے پاس ہے، جب تک یہ ساری clarity نہیں آئے گی، to quote my honourable friend's words یہاں آئیں بائیں شائیں ہوتی رہی گی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آئیں بائیں شائیں پر یقین نہیں رکھتا۔ میری پوری کوشش ہو گی کہ حقائق آپ کے سامنے لائے جائیں اور پھر اس پر پیش رفت کی جائے۔

میں ایک آخری وضاحت کرنا چاہتا ہوں میرے بہت ہی معزز ساتھی نے کہا کہ یہ کوئی بڑا اعلان نہیں ہے، شاید misgiving ہو گئی ہے۔ 20 تاریخ کے حوالے سے ہم تمام civil, armed forces کی meeting کر رہے ہیں۔ باقی اداروں کی بھی meeting کر رہے ہیں اور وہ طریقہ کار طے کر رہے ہیں جس طرح کے یہاں خدشات و تحفظات پیش کیے گئے جن کی وجہ سے ہماری سیکورٹی پالیسی کئی سالوں سے afflicted ہے، ان کو clear کرنے کے لیے ہم ایک پالیسی وضع کریں گے، کچھ اعلانات general level کے ہوں گے، مگر ہم نے بہت سا homework کرنا ہے۔ میرا اپنا ارادہ ہے کہ میں صرف نیچے level کے security officers کے ساتھ نہ بیٹھوں. but at the highest level this has to be clarified.

میرے ایک اور انتہائی قابل احترام ساتھی جن کا میں personal level پر بھی بہت احترام کرتا ہوں، جن سے میں بہت کچھ سیکھتا ہوں، انہوں نے آج ہندوستان کے حوالے سے ذکر کیا کہ Army Chief کے حوالے سے threat perception کا بیان آیا ہے ۔ میرے ہندوستان کے threat کے حوالے سے کچھ personal views ہیں۔ My personal views

انہیں ایک طرف become under the party policy so I will not air them رکھتے ہوئے اس وقت جو سب سے بڑی ضرورت ہے وہ security policy vis–à–vis what is happening internally پہلے ہم ان پر focus کریں تو یہ ساری چیزیں at the highest level through a frank, open and transparent discussion انشاء اللہ ہوں گی اور میں اس ایوان کو اعتماد میں بھی رکھوں گا، باخبر بھی رکھوں گا اور ساتھ بھی لے کر چلوں گا، یہ ہمارے اور گورنمنٹ کے interest میں ہے لیکن جب ایک واضح طور پر بیان میں پیغام آرہا ہے کہ اس ایوان میں بیٹھی ایک ایک پارٹی، ایک ایک سینیٹر کچھ بہتری کی طرف پاکستان کو لے جانے میں اپنا حصہ ڈالنا چاہتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ پھر حکومت بڑی بد قسمت ہو گی اگر وہ اس حصے کو قبول نہ کرے۔ میں انشاء اللہ آپ سے input لوں گا، رہنمائی لوں گا اور ایک بار پھر at the cost of repetition جان سکتے ہیں کہ اگر ہماری لائن درست نہیں ہے، آپ لائن درست کریں، ہم لائن درست کریں گے۔

جناب چیئرمین! میری اس سلسلے میں آخری گزارش ہے کہ بجٹ سیشن میں بھی تجاویز دی جا سکتی ہیں، بجٹ سیشن کے بعد جب ہم اپنی ساری پالیسی وضع کر لیں اور 20 تاریخ کے بعد بھی ہمیں ہفتہ دس دن چاہییں ہوں گے، اس کے بعد ہم اس ہاؤس کے سامنے present کریں گے، وہاں آپ ایک دن کہیں، دو یا تین دن کہیں اس پر سیر حاصل بحث ہو جائے تو انشاء اللہ ہمارے پاس بہت وقت ہے، ہم آپ کے ساتھ مشاورت کے لیے بھی تیار ہیں اور آپ کی رہنمائی حاصل کرنے کے لیے بھی تیار ہیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ حافظ صاحب! آپ کا اور وزیر داخلہ کا مکالمہ تو نہیں ہو سکتا کہ ایک دفعہ آپ اٹھیں، پھر وہ جواب دیں۔ آپ بجٹ speeches میں اس پر بات کر لیں۔ آپ تو treasury benches پر بیٹھے ہیں you can discuss all these things within your parliamentary party meetings. So, we cannot continue with this Minister sahib کہ یہ مکالمہ شروع ہو جائے between Interior Minister and the members sitting on the treasury benches آپ نے جو بات کرنی ہے، آپ بجٹ speech میں کر لیں، Leader of the House بیٹھے ہوئے ہیں۔

سینیٹر حافظ حمد اللہ: میں صرف اتنی گزارش کروں گا کہ چوہدری نثار علی خان کو شاید میری بات ذرا بھاری لگی، میں نے یہ بات اس نیت سے نہیں کی کہ خدانخواستہ ان کی تذلیل یا تحقیر مقصود تھی۔ میں نے یہ کہا کہ جب ایک سیکورٹی کا مسئلہ ہے، اس میں آپ چاہتے ہیں کہ میں

کچھ کر ڈالوں، ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں لیکن اگر آپ بصیرت کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں تو آپ کے علم میں اضافے کے لیے سپریم کورٹ کا ایک فیصلہ ہے وہ بھی منگوا کر پڑھیں تو آپ کو اس سے بصیرت ملے گی۔ اس سے بھی آپ کو ایک راستہ ملے گا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی وزیر برائے داخلہ۔

چوہدری نثار علی خان: بڑی معذرت سے، میں بھول گیا، بڑی اچھی تجویز صابر بلوچ کی طرف سے آئی تھی۔ میں اس میں بھی تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ خوش قسمتی سے جو residency کے ساتھ museum ہے وہ مکمل طور پر بچ گیا ہے اور بہت ساری چیزیں وہاں محفوظ ہیں یعنی photographs اور دوسری چیزیں ہیں، مگر معزز ممبر صاحب نے جو بات کی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بہت اچھی ہے، ہم جو قائداعظم کی ذاتی استعمال کی چیزیں ہیں ہم ان کو بھی لے کر آئیں گے، میں ایک اور وضاحت کر دوں کہ residency کا جو structure ہے وہ مکمل طور پر ٹھیک ہے، صرف جو لکڑی کا ارد گرد کام کیا ہوا تھا وہ جل گیا ہے۔ اسے restore کیا جائے گا، ان کا جو furniture ہے اس کے لیے ہم بہت technical experts لا رہے ہیں، کیونکہ photographs ہیں، یہ اسی صورت میں restore ہو گا اور جیسے معزز ممبر نے کہا یہ بہت اچھی تجویز ہے، ہم بہت ساری اور چیزیں جو پاکستان کے مختلف علاقوں میں ان کی ذاتی ضرورت کی تھیں وہ بھی وہاں residency میں لے کر آئیں گے۔ میں آخر میں معزز سینیٹر کا بہت شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ جب سچ کی بات ہوئی اور میرے سچ نہ کہنے کی تو مجھے تکلیف ہوئی، میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کھڑے ہو کر کہا، میں آپ سے بھی رہنمائی لوں گا۔ اس کے علاوہ میں ایک اور وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے یہ نہیں کہا تھا، میں نے یہ کہا تھا کہ ہماری حکومت کی یہ پالیسی ہے کہ dialogue is the way forward, peace is the way forward کہ یہ معاملات امن سے حل ہو سکتے ہیں، میں نے کہا کہ کوئی اور راستہ ہی نہیں ہے مگر ظاہر ہے کہ 24 لاشیں وہاں پڑی تھیں جن میں 14 بچیاں شامل ہیں۔ میں نے یہ بھی کہا، مگر وہ لوگ جو dialogue پر یقین نہیں رکھتے اور وہ اس قسم کی militancy کرنا چاہتے ہیں تو ہم ان کے لیے بھی تیار ہیں، میں نے یہ کہا تھا مگر dialogue is the way forward بہت شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. Haji sahib, kindly don't interrupt.

میں نے Item No.2 take up کیا ہوا ہے لیکن آپ جلد بازی کر جاتے ہیں please hold on۔

We may now resume consideration of the following motion moved by Muhammad Ishaq Dar, Minister for Finance, Revenue, Economic Affairs, Statistics and Privatization on 12th June, 2013:-

> "That the Senate may make recommendations to the National Assembly on the Finance Bill, 2013, containing the Annual Budget Statement, under Article 73 of the Constitution."

جی حاجی صاحب۔ آپ میری یہ بات ذرا سن لیں کہ جب میں نے ایک item take up کیا ہوتا ہے تو you start interrupting during that اگر تو میں آپ کو موقع نہ دوں تو پھر بات کریں، آپ بڑے senior parliamentarian ہیں you must understand. اب آپ فرمائیں۔

سینیٹر حاجی محمد عدیل: ماشاء اللہ، ہم آپ کی تعریف کرتے ہیں۔ آپ سے میں نے عرض کی کہ میری ایک privilege motion ہے تو آپ نے کہا بعد میں لیں گے۔

جناب چیئرمین: آپ اتنے بے صبر ہو گئے تھے۔ میں نے ایک item لیا ہوا ہے آپ تھوڑا سا wait کر لیتے۔ جی راجہ صاحب! حاجی عدیل صاحب کا ایک privilege motion ہے and you might have gone through it. I have asked my office کہ Leader of the House اسے ذرا دیکھ لیں۔

سینیٹر راجہ محمد ظفرالحق (قائدِ ایوان): جناب چیئرمین! میں نے حاجی صاحب کی تحریک استحقاق پڑھی ہے بادی النظر میں لگتا ہے کہ جو لوگ وہاں تھے، انہوں نے ان کے ساتھ زیادتی کی ہے therefore, it should be sent to the Privileges Committee.

Mr. Chairman: Haji sahib, you may move now.

Privilege Motion

Misbehave of Cantonment Board Officials with a Senator

سینیٹر حاجی محمد عدیل: جناب چیئرمین! مورخہ ۲۶ مئی ۲۰۱۳ کو پشاور کنٹونمنٹ بورڈ کے عہدیدار اور عملہ ۲۹ دکانوں، دفاتر اور ورکشاپس کی سیل توڑنے اور سامان باہر سڑک پر پھینکنے آئے، یہ سیلیں بھی انہوں نے ایک ہفتہ پہلے خود لگائی تھیں۔ اور ان کے تحفظ اور

تعاون کے لیے مقامی پولیس کی بڑی تعداد ایک ایس پی، دو ایس ایچ اوز کی معیت میں پہلے سے موجود تھی۔ لوگوں کے پاس پشاور ہائی کورٹ کا حکم امتناعی بھی موجود تھا جس میں دکانوں کو نہ گرانے اور موجودہ حیثیت کو برقرار رکھنے کا حکم تھا۔ اگلی تاریخ ہائی کورٹ نے مورخہ ۵ جون ۲۰۱۳ دی تھی۔ اس موقع پر کرایہ داران بھی صبح سے موجود تھے اور اپنی سیل شدہ دکانوں کو دیکھ رہے تھے۔ جہاں انہوں نے 50,60 سال کاروبار کیا ہے۔ اس موقع پر نومنتخب رکن صوبائی اسمبلی محترمہ نگہت اور کزئی بھی اپنے بیٹے کے ہمراہ لوگوں کے ساتھ ہمدردی کے لیے موجود تھیں۔ شام ۷ بجے کے لگ بھگ کنٹونمنٹ بورڈ کے حکام نے ہتھوڑوں کی مدد سے تالے توڑنا شروع کئے اور رات گئے تک دکانوں کا سامان نکال کر سڑکوں پر رکھ دیا۔ میں نے اور محترمہ نگہت اور کزئی صاحبہ جو کہ نومنتخب ممبر صوبائی اسمبلی ممبر تھیں نے کوشش کی کہ کنٹونمنٹ بورڈ کے لوگ ایسا نہ کریں۔مگر انہیں پولیس کا تحفظ حاصل تھا اور وہ ان کے ساتھ تعاون کر رہی تھی۔ ایس پی پشاور کینٹ نے لوگوں سے حکم امتناعی لے کر پھینک دیا۔ جب میں نے انہیں حکم امتناعی کی بابت بتایا تو اس نے میرا تمسخر اڑایا اور میری تعلیمی قابلیت پر طنز کیا۔جیسے آج کل لوگ ہمیں گریجویٹ نہیں مانتے، اس موقع پر ایڈیشنل ایگزیکٹو آفیسر کے ڈرائیور نے پستول نکالا میرے اور میرے بیٹے کی طرف تان لیا۔ جس پر ہم نے ایس ایچ او غربی دوست محمد سے کہا کہ انہیں روکیں ورنہ یہاں خون خرابہ ہوگا۔ بجائے اس کے کہ وہ کوئی اقدام اٹھاتے وہ مجھے اور میرے بیٹے کو جھوٹا کہتے رہے اور نہایت بدتمیزی سے دھکے دیئے۔ اس موقع پر ممبر صوبائی اسمبلی محترمہ نگہت اور کزئی نے سخت احتجاج کیا کہ تم ممبر آف پارلیمنٹ کو دھکے دے رہے ہو اور بدتمیزی کرتے ہو تو ایس ایچ او اور کنٹونمنٹ بورڈ کے ملازمین نے ان کے ساتھ بھی بدتمیزی شروع کر دی اور ایس ایچ او نے پولیس کو حکم دیا کہ ان کے بیٹے کو گرفتار کرلو۔ اس پورے عمل میں کنٹونمنٹ بورڈ کا عملہ، مجسٹریٹ اور ایڈیشنل چیف ایگزیکٹو کینٹ سب شامل تھے۔ اس طرح ایک رکن پارلیمنٹ کی بے عزتی کی گئی ہے اور یہ کہ پولیس کا کردار کس طرح بنتا ہے کہ وہ کنٹونمنٹ بورڈ کے غیر قانونی عمل میں ان کی طرف داری کرے۔ دوسری طرف تاجران کا معاملہ عدالت میں تھا پھر کنٹونمنٹ بورڈ سے ان کا تعلق مالک جائیداد اور کرایہ دار کا تھا۔ کنٹونمنٹ بورڈ کو کسی عدالت نے اجازت نہیں دی کہ وہ پہلے تالوں کو سیل کرے اور پھر توڑ کر پختہ تعمیرات کو گرائے اور سامان بھی اٹھا کر سڑکوں اور دیگر جگہوں پر لے جائے۔ تاجران ملک میں موجود کرایہ داری کے قانون کو مانتے اور اس پر عمل کی خواہش رکھتے ہیں۔ میرا استحقاق بطور ممبر پارلیمنٹ مندرجہ ذیل افراد نے مجروح کیا۔

۱۔ مسٹر فیصل، ایس پی کینٹ، پشاور

۲۔ مسٹر دوست محمد ایس ایچ او تھانہ غربی، پشاور چھاؤنی

۳۔ مجسٹریٹ کینٹ بورڈ پشاور

۴۔ ریونیو آفیسر کینٹ بورڈ، پشاور

۵۔ ایڈیشنل کینٹ ایگزیکٹیو آفیسر اور ان کا ڈرائیور

شکریہ۔

Mr. Chairman: Yes, Leader of the House, is it opposed.

Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: I will not oppose.

Mr. Chairman: As it is not being opposed, the privilege motion is referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges.

جی عدیل صاحب آج آپ بجٹ پر بھی بات کریں گے۔ جی عثمان سیف اللہ صاحب۔

Further Discussion on Finance Bill 2013.

سینیٹر عثمان سیف اللہ خان: شکریہ جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب والا! میں شروع میں اپنے پاکستان مسلم لیگ کے جو ساتھی ہیں ان کو الیکشن میں کامیابی پر اور حکومت سنبھالنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ یہ بھی ہماری طرح محب وطن ہیں، یہ پاکستان میں ترقی چاہتے ہیں، خوشحالی چاہتے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے میں ہم ان کے ساتھ بطور constructive and positive opposition تعاون کریں گے۔ Sir I have great deal of respect for Ishaq Dar sahib وہ آج ادھر موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے بجٹ کی تقریر کے آغاز میں ملک کے economic حالات کی جو assesment کی ان کے ساتھ میں متفق ہوں۔ ہمیں مزید مشکل economic حالات کا سامنا کرنا ہے لیکن مجھے امید ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کے میرے ساتھی جو بیٹھے ہوئے ہیں وہ ہم سے متفق ہوں گے کہ 2008 میں ہمیں اس سے بھی بدترین حالات کا سامنا کرنا پڑا۔ Our government was a coalition government ان کو تو یہ بھی advantage ہے کہ ان کو clear mandate ملا to take the difficult decisions that they have to take. Sir if you agree, times are difficult even if we disagree why we are, where we are, we will also agree that difficult situation require bold

decisions. On this account مجھے افسوس ہے کہ جو تنقید میں نے گزشتہ سال اپنی حکومت پر کی تھی وہ مجھے آج پھر کرنا پڑے گی۔ جو boldness, seriousness and intent کا مظاہرہ ان کو کرنا چاہیے تھا، ایسے مشکل حالات میں وہ ہمیں بجٹ میں نظر نہیں آیا۔

Sir, there are good steps in the budget یہ جو focus ہے on power sector, on water sector, discretionary funds کم کئے ہیں these are all good steps لیکن over all میں سمجھتا ہوں کہ جو political capital ان کے پاس تھا وہ انہوں نے استعمال نہیں کیا۔ Bold فیصلے اور revolutionary فیصلے انہوں نے نہیں کئے جو ان کو کرنے چاہیے تھے۔ Sir it seems to my understanding that the basic philosophy behind this budget is one of big spending with little emphasizes کہ جی ریونیو کدھر سے آئیں گے۔ میرے خیال میں that has given the indebted nature to our economy. This is not the right approach for these times. جناب حکومت نے بجٹ میں ایک بنیادی assumption کیا ہے کہ tax revenue میں 23% اضافہ ہوگا۔ یہ 23% translates into پانچ سو ارب۔ ان کی assumption یہ ہے کہ بارہ فیصد nominal economic growth ہو گی اور بارہ فیصد growth میں tax recovery بڑھے گی۔ جناب والا! میں جب FBR کی ماضی میں اور present کارکردگی کو مدنظر رکھتا ہوں تو this is highly unrealistic target یہ accept کر رہے ہیں ایک ایسے FBR سے جو بارہ فیصد growth میں صرف چھ فیصد اپنی revenue generation بڑھا سکی، یہ ان سے ecepect کر رہے ہیں کہ یہ double economic growth tax revenue بڑھائیں گے، اللہ کرے میں غلط ثابت ہوں لیکن it appears clear کہ جی there are going to be revenue shortfalls and these are unrealistic targets

جناب والا! اسحاق ڈار صاحب نے اپنی تقریر میں tax کے دائرے کو وسیع کرنے کی بھی بات کی لیکن اس کے برعکس انہوں نے جو بجٹ میں steps لیے ہیں those are regressive of nature جناب والا! GST کی بات تو بہت سے ممبران نے کی ہے لیکن کسی نے یہ نہیں کہا کہ this is not a 1% increase in GST, this is equivalent to a 6.5% increase in GST because 1% increase out of 16 is 6.5% increase in GST. GST کو نہ صرف انہوں نے بڑھایا ہے لیکن

ایسے روزمرہ استعمال کی اشیاء جیسے packed milk ہے اس پر بھی GST لاگو ہو گیا جو پہلے نہیں تھا۔

جناب والا! انکم ٹیکس میں بھی I would like to hear from my colleagues the justification for this step لیکن پاکستان مسلم لیگ کے بجٹ میں انہوں نے یہ proposal دی ہے کہ جس کی پچاس ہزار ماہانہ آمدنی ہے ان کی tax liability 25% بڑھا دی ہے۔ جناب والا! جس کی تین لاکھ تیس ہزار روپے ماہانہ آمدنی ہے اس کا ٹیکس انہوں نے 18% کم کر دیا ہے۔ جس کی پچاس ہزار ہے وہ پچیس فیصد زیادہ ٹیکس دے گا اور جس کی تین لاکھ تیس ہزار ماہانہ آمدنی ہے وہ اٹھارہ فیصد کم ٹیکس دے گا۔ جناب والا! مجھے تو ان measures کی کوئی سمجھ نہیں ہے I hope that it will be clarified لیکن اس سے بہتر نہیں ہوتا کہ جو بتیس لاکھ ایسے افراد ہیں جن کا data base FBR کے پاس موجود ہے، جن کی نشاندہی FBR نے کی ہوئی ہے کہ یہ ایسے لوگ ہیں جن کو ٹیکس دینا چاہیے اور وہ نہیں دیتے، اگر ان پر ہی صرف دس ہزار روپے ٹیکس لگا دیتے جو سب سے کم سلیب ہے وہ اس کے مطابق ہے تو بتیس ارب روپے جمع ہو جاتے۔ حکومت نے سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں جو دس فیصد اضافہ کیا ہے وہ خرچہ ادھر سے ہی پورا ہو جاتا۔

Sir, once again boldness is lacking

انہوں نے سیلز ٹیکس میں بھی 2% differential taxation لگائی ہے۔ اس سے بہتر ہوتا کہ یہ سیلز ٹیکس میں رجسٹریشن compulsory کر دیتے، لازمی کر دیتے، یہ جو پالیسی انہوں نے اختیار کی ہے یہ ماضی میں بھی ناکام رہی ہے اور unfortunately ہم اب بھی یہ توقع رکھ سکتے ہیں کہ this will not be successful. Sir reliance has been placed on uncertain foreign inflows. ہر بجٹ میں ہم دیکھتے ہیں کہ five million dollar Euro bonds issue ہوں گے۔ they have assumed کہ coaliation support fund کے پیسے آئیں گے، اطصلات کی privatization کے پیسے آئیں گے and on the bases of these inflows 40% increase in PSDP in development spending has been proposed. جناب والا! 220 billion rupees کی ان کی proposal ہے کہ یہ development spending میں اضافہ کریں گے۔ جناب والا! اگر پیسے ہوتے تو ہم اس step کا خیر مقدم کرتے لیکن حکومت خود اپنی projection میں 975 billion rupees کی مزید bank borrowing کرے گی جس پر دس ارب روپے کا صرف interest ہر مہینے

ہمیں ادا کرنا پڑے گا۔ Sir, it is never wise to spend on borrowed money اور خصوصاً PSDP کے ایسے projects پر جن کی productivity کا ہمیں کوئی اندازہ نہ ہو۔

So, it would have been far better to limit this increase to 20% and focus on governance issues, on prioritizing projects and dealing with the three trillion rupees thrown forward.

جناب والا! جہاں پاکستان مسلم لیگ نے بات کی ہے کہ private sector کو engine of growth بنائیں گے تو دوسری طرف عملی طور پر انہوں نے 975 billion rupees کی مزید borrowing کرنے کے ارادے ظاہر کیے ہیں۔ This will crowed out the private sector and the banks will not have sufficient liquidity to lend to businesses and the private sector.

جناب والا! ان سے تو ہماری توقع یہ تھی کہ یہ ایک bold step لیں گے۔ انہوں نے ہم پر پانچ سال یہی تنقید کی کہ جی آپ قرضے زیادہ لیتے ہیں۔ ہمیں یہ توقع تھی کہ یہ banking sector سے Government borrowing پر ایک limit لگا لیتے، ایک ceiling لگا لیتے and that was the step that we would have greatly appreciated.

جناب والا! circular debt کی ادائیگی کا جو step ہے اس کا ہم خیر مقدم کرتے ہیں۔ It is a welcome step. ہم حکومت کی energy policy کے منتظر ہیں اور پھر ہم فیصلہ کر سکیں گے کہ جو انہوں نے کہا ہے کہ ہم 127 ارب روپے کی subsidy کم کریں گے۔ کیا اس کا inflationary impact ہوگا یا نہیں اور اس کا بوجھ کس کو برداشت کرنا پڑے گا۔

جناب والا! we are also disappointed کہ پاکستان مسلم لیگ نے جو اپنے منشور میں ایک commitment کی تھی کہ ہم Ministry of Water and Power and Ministry of Petroleum کو merge کریں گے۔ وہ step بھی ہمیں نظر نہیں آیا۔ اب بھی ہم ان کو encourage کرتے ہیں کہ جی ایک Ministry of Energy create کی جائے تاکہ energy sector کے مسائل کو handle کیا جا سکے۔

(At this stage Mr. Sabir Ali Baloch, Deputy Chairman, occupied the Chair.)

سینیٹر عثمان سیف اللہ خان: جناب والا! افسوس سے یہ بھی کہنا پڑتا ہے کہ بجٹ میں جو ترجیح خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے مسائل کو دینی چاہیے تھی وہ بھی ہمیں نظر نہیں آرہی ہے۔ خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں جو economic deprivation ہے ہم جب تک اس issue کو address نہیں کریں گے، we will not have a strong and united Pakistan. اس کے برعکس جناب والا! بجٹ میں یہ proposal آئی ہے کہ جو exemptions تھیں general sales tax کی فاٹا اور خیبر پختونخوا میں ان کو بھی withdraw کیا گیا ہے۔ اس کی ہم سخت مذمت کرتے ہیں

and we urge the Government not to withdraw these exemptions.

جہاں تک privatization کی بات ہے،

privatization was part of the manifesto of Pakistan Muslim League and they are entitled to move ahead with this agenda. Pakistan Peoples Party will ensure that if there is any privatization, it is done in a transparent manner and that is in the interest of the people of Pakistan and the poor section, the poor people of Pakistan, who are the owner of these assets, that those interests should be protected.

جناب والا! آخر میں، میں ایک سوال اس ایوان کے notice میں لانا چاہتا ہوں۔ یہی سوال چند مہینے پہلے ایک English Magazine, "The Economist" نے پوچھا تھا کہ who will pay for Pakistan's state? جناب والا! اگر ہم ایک مضبوط ریاست چاہتے ہیں، ایک ایسی ریاست جو اپنے شہریوں کو بجلی فراہم کر سکے، infrastructure دے، peace and security دے، law and order دے، economic opportunity دے تو ان services کی قیمت کسی نہ کسی کو ادا کرنی پڑے گی۔ سوال ہم نے یہ پوچھنا ہے کہ یہ قیمت کون ادا کرے گا۔ کیا یہ قیمت وہ 270000 tax payers ادا کریں گے۔ اتنے بڑے ملک میں صرف 270000 tax payers ہیں جو پچھلے تین سالوں سے ہر سال income tax کی tax return file کرتے ہیں۔ کیا یہ قیمت وہ ادا کریں گے یا جناب والا! یہ قیمت وہ 3200000 individuals جو FBR کے database میں ہیں، وہ ادا کریں گے، یہ وہ لوگ ہیں جو tax نہیں دیتے اور ان کو tax دینا چاہیے۔ کیا یہ قیمت وہ ادا کریں گے یا جناب والا! یہ قیمت عام آدمی ادا کرے گا جو پہلے ہی مہنگائی اور بے روزگاری کے بوجھ کے نیچے پسا جا رہا ہے۔ اب

تو پاکستان مسلم لیگ کی حکومت ہے، سوال تو ہم سب سے کر رہے ہیں لیکن خاص طور پر یہ سوال انہوں نے کرنا ہے اور اگر ہم نے اپنا رخ درست نہیں کیا تو مجھے یہ فکر ہے کہ اس ریاست کی قیمت جو آج کے بچے ہیں اور جو آنے والی نسلیں ہیں ان کو ادا کرنی پڑے گی، جن کو ہم ایک مقروض ملک ورثے میں چھوڑ کر جائیں گے۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: سید مشاہد حسین صاحب۔

سینیٹر مشاہد حسین سید: شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سب سے پہلے تو میں راجہ ظفر الحق صاحب جو ہمارے دوست اور بھائی ہیں، اب قائد ایوان منتخب ہوئے ہیں ان کو بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ It is a well deserved elevation. راجہ صاحب کی یہ quality ہے کہ he has always spoken above party lines اور ان کی سوچ is a national approach and I hope that in his new role he will play that role. I know the Finance Minister, Mr. Dar, very well, he is just like a brother and I have always felt that he is a strong nationalist. He has always taken bold initiatives and he has had the ability to say no لیکن مجھے افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ اس بجٹ میں کوئی گڑبڑ ہوئی ہے۔ وہ کہتے ہیں ناں کہ بجٹ میں ''مزا'' نہیں آیا۔ انہوں نے ایک روایتی بجٹ دیا ہے ایک status quo budget دیا ہے ایک IMF friendly budget دیا ہے rather than a people friendly budget. جناب والا! ہمارے policy makers کے پاس دو راستے ہوتے ہیں finances میں۔ ایک تو یہ ہے کہ لے دے کر ہم واشنگٹن جائیں۔ ہم جو بھی کام کریں ultimately ہمارا جو راستہ ہے وہ via Washington ہے کیونکہ ہم نے IMF سے قرضہ لینا ہے۔ یہ بجٹ، to quote my dear friend Raza Rabbani, big business بھی نہیں بلکہ big corporate tycoons کو empower کرنے کے لیے اور it is not a people friendly budget. اس میں عوام کو رگڑا ملا ہے۔ ایک simple statistic ہے، GST has gone up and corporate taxes have gone down. GST has gone up which means کہ عام آدمی کو رگڑا اور کتنا ظلم تھا کہ سرکاری ملازمین جو دن رات خدمت کرتے ہیں، جو غریب لوگ ہیں، جو پسے ہوئے لوگ ہیں، ان کی تنخواہیں نہیں بڑھائی گئیں۔ 10% is not good enough, Mr. Chairman. ان کی تنخواہ 20% بڑھانی

چاہیے تھی۔ آپ نے اتنا بڑا بجٹ دیا ہے، یہ جو غریب لوگ کام کرتے ہیں especially the low income employees, جو پس گئے ہیں ان چیزوں سے، I think it is to be there. مجھے لگتا ہے کہ یہ جو بجٹ بنایا گیا ہے یہ IMF کی مرضی یا منشا پر ہے۔ میں میاں منشا کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں IMF کی منشا کی بات کر رہا ہوں۔ یہ صرف IMF کی منشا اور ان کے bigs کے لیے کیا گیا ہے۔

2008 میں جب اسحاق ڈار صاحب Finance Minister بنے تھے، میرے بھائی ڈار صاحب نے بڑے فخر سے کہا تھا کہ میں نے totally reject کیا ہے اور کہا کہ میں نے Stock Exchange پر Capital Gain Tax لگایا ہے۔ میرے پاس کراچی کے businessmen کا delegation آیا لیکن میں نے ناں کر دی۔ میں نے بجٹ کا مطالعہ کیا ہے مگر Stock Exchange پر اس مرتبہ تو capital gain tax نہیں لگا۔ وہاں پر property کی اتنی بڑی بڑی transactions ہوتی ہیں، وہ کہاں گیا؟ Where is the bold Mr. Ishaq Dar? I want to see the bold nationalist not the status-que اور جو ابھی روایتی approach ہے۔ اس سلسلے میں Mr. Chairman, I feel پاکستان کے لیے دو راستے تھے۔ ایک آپ کرتے کہ پاکستان کی جو goodwill ہے جو پاکستان کی ضرورت ہے، چین آپ کے ساتھ ہے، سعودی عرب ان کے ساتھ ہے، ایران آپ کی مدد کرنے کو تیار ہے اور امریکہ بھی اس وقت نظریہ ضرورت کے تحت آپ کی مدد کرنے کو تیار ہے۔ انہوں نے خود کہا ہے کہ 1.2 billion coalition support fund لیں گے۔ وہ پہلے کہتے تھے کہ ہم امریکہ کی جنگ war on terror میں شامل نہیں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ till further orders the government of the PML will be on board on the American war on terror کیونکہ انہوں نے coalition support fund کا ذکر کیا ہے جس کا تعلق American war on terror سے ہے، جس کے عوض آپ کو 1.2 billion ملیں گے۔ وہ بھی آپ نے ماضی میں وعدہ کیا تھا، اس کو ترک کیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ یہ راستہ تھا کہ آپ regional approach لیتے، اپنے resources mobilize کرتے، آپ نے صحیح cost cutting کی ہے، ٹھیک ہے انہوں نے اچھا کیا ہے کہ secret funds, discretionary funds ختم کیے ہیں، اس سے چالیس ارب کی بچت بھی ہو گی۔ Higher education کے scholarships کی بات کی، یہ positive باتیں ہیں لیکن this is not good enough for the people of

Pakistan. The people of Pakistan were expecting something special, something new, something different وہ نظر نہیں آیا۔ میں نے اس سلسلے میں کچھ proposals تیار کی ہیں جو میں بجٹ میں inclusion کے لیے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ جناب چیئرمین! یہ six points ہیں۔

پہلا یہ ہے کہ There should be a special fund for victims of Drone strikes. راجہ صاحب، آپ غور سے سن لیں ہم ڈرون کی بات کرتے ہیں، بجٹ میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ Special fund for the victims of Drone strikes. Compensation for those جو شہید اور زخمی ہوتے ہیں اور جو بچے یتیم ہو جاتے ہیں، آپ ان کے لیے یہ خصوصی مراعات دیں اور ان کے لیے fund create کریں۔

Mr. Deputy Chairman: Excuse me is there somebody from ministry of finance to take notes?

سینیٹر مشاہد حسین سید: آپ سب notes لے رہے ہیں؟ Thank you. There are two gentlemen sitting and two plus one because Raja Zafar-ul-Haq is already the Leader of the House. ایک تو یہ ہو گیا کہ special fund for Drone victims, that should be there and money should be allocated for them. دوسرا، پاکستان میں سب سے dangerous profession ایک تو Pakistan Armed Forces ہیں، وہ اپنا professional role ادا کر رہے ہیں لیکن آج کل پاکستان میں سب سے خطرناک profession صحافیوں کا ہے، media کا ہے۔ ان کو جو خطرات ہیں، ان پر حملے ہو رہے ہیں، ان کے لوگ شہید ہو رہے ہیں، جن میں Journalists, press photographers, news photographers ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ بجٹ میں life, medical and risk insurance for journalists, photographers and news cameramen کے لیے special provision and funds ہونے چاہییں۔ کئی journalists شہید ہو گئے ہیں، کوئی پوچھتا ہی نہیں، ان کی بیواؤں اور بچوں کو کوئی نہیں پوچھتا۔ مجھے کئی news photographers ملے ہیں، وہ جناب چیئرمین! paralyzed for life ہیں۔ وہ اتنی قربانیاں دے رہے ہیں اور مجھے اپنے media houses پر افسوس ہے کہ وہ اربوں روپے کما رہے ہیں، دن رات اشتہارات آ رہے ہیں اور سب نے الیکشن میں بھی اشتہارات دیے ہیں۔ Camera insured ہے لیکن cameramen

camera and the equipment is insured but ہے کتنا ظلم ہے۔ نہیں ہیں insured the human being who is working day in day out is not ensured. He can get killed, he can get knocked out whatever. یہ میرا دوسرا نکتہ تھا۔

میرا تیسرا نکتہ یہ ہے کہ اس بجٹ میں ایک بہت خطرناک proposal آئی ہے راجہ صاحب، 1998 please note. میں nuclear test کے بعد بہت بڑی حماقت ہوئی تھی جب سرتاج عزیز صاحب وزیر خزانہ تھے۔ اس وقت بغیر cabinet اور کسی سے پوچھے foreign currency accounts بند ہو گئے تھے اور اس سے اتنا بڑا loss of confidence ہوا تھا۔ اب اسی قسم کا فیصلہ ہو رہا ہے کہ FBR کو direct and online access to Bank accounts of Pakistani people in Pakistan دی جا رہی ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ FBR کا ادارہ کتنا معزز اور ایماندار ہے۔ It is open to abuse, it is open to misuse and it is also open to political abuse because there is a secrecy. میں کہتا ہوں اس کو withdraw کیا جائے۔ آپ نے کرنا ہے تو پلیز FBR کو Swiss Bank Accounts کی access دیں جو پاکستانی لوگوں کا، کسی کا بھی Switzerland میں خفیہ بنک اکاؤنٹ ہے، اس کو access دیں۔ Offshore accounts کو access دیں۔ American نے Swiss bank accounts میں کیا ہے کہ جن Americans نے tax evasion کی ہے، باہر کے بنکوں میں پیسہ چھپا کر رکھا تھا، ان کو کہا ہے کہ ان کو expose کریں تاکہ وہ internal revenue service کو revenue ملے تو why not آپ؟ بے چارے غریب پاکستانی کو رگڑا دیتے ہیں جو tax payer بھی ہے، جو bank account رکھتا ہے، جو law abiding بھی ہے، آپ اس کو دن رات رگڑا دے رہے ہیں، مروا رہے ہیں لیکن جو fat cats ہیں

they are exempt from it. Why should not the FBR have access to the illegal, ill-gotten gain snatched away in foreign accounts of Pakistanis? So I demand that.

ہم security کی بات کرتے ہیں اس پر بڑی اچھی بحث بھی ہوئی۔ Mr. Chairman, there is a very serious security threat to Pakistan. It is not from India. It is not physical aggression. امریکہ کی national security agency (NSA) جس کا پچاس بلین ڈالر کا بجٹ ہے۔ جس کے پچاس ہزار

employees Fort Meade, Maryland میں ہیں، انہوں نے سب سے زیادہ نظر آپ پر رکھی ہوئی ہے۔ آپ کی ساری emails آپ کے سارے telephones checked ہیں اور انہوں نے کہا ہے ہم نے 2nd highest cyber security penetration جو کیا ہے وہ پاکستان ہے۔ اس کا مطلب ہے we are a victim today of cyber warfare and cyber aggression from the United States. This is a very serious thing because they can jam our systems. So I would suppose بجٹ میں special allocation for cyber security strategy کی جائے۔ یہ صرف civilians کا نہیں فوج کا بھی ہے۔ کل کو حملہ ہوا اور آپ کا سارا سسٹم جام ہو جائے گا تو آپ کے F16 نہیں اڑ سکتے۔ آپ کا کوئی کام نہیں ہو سکتا۔ آپ کو پتا ہے کہ اسامہ بن لادن کے معاملے پر کیا ہوا تھا، وہ بڑے آرام سے آئے اور چلے گئے، کسی نے کچھ نہیں کیا۔ جناب چیئرمین! یہ بہت اہم ہے کہ ایک cyber security strategy establish کریں اور اس کے لیے funds allocate کریں کہ how to counter that. اس وقت ایران اور امریکہ کی کیا جنگ ہو رہی ہے؟ یہ physical جنگ نہیں ہے، وہ جنگ cyber warfare کی ہے۔ ان کے centrifuge attack ہو رہے ہیں، nuclear پر attack ہو رہے ہیں، یہ سب کچھ ہو رہا ہے تو cyber security کا یہ بڑا اہم issue ہے۔ آپ اس پر توجہ دیں اور اس کے لیے funds allocate کریں۔

Finally جو بات پہلے بھی کی تھی کہ a counter terrorism strategy, we do not have that. میرے خیال میں پچھلی پارلیمنٹ میں under the leadership of Senator Raza Rabbani ایک بہت بڑا کام ہوا تھا a Parliamentary Committee on National Security. I have the honour and the privilege to be one of its members apart from Mr. Ishaq Dar, Khattak sahib ہمارے اور بھی دوست تھے۔ They should revive this committee. راجہ صاحب میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ایک joint resolution لائیں، اس کی ضرورت ہے کیونکہ national security issues صرف ایک department or ministry کے نہیں ہیں they are inter-ministerial and inter-provincial. You have to have a national approach. We do not have counter terrorist strategy and unless and until we have that counter terrorist strategy or security strategy for the country and I think

the best way to do it is through parliament. پارلیمنٹ میں ہم نے پہلے under his leadership we had formulated a strategy after Salala incident and everybody accepted it, the Armed Forces, the government everybody. پارلیمنٹ کو ایک ذمہ داری دی گئی تھی، جو ہم نے نباہی۔ اب بھی کر سکتے ہیں۔ اس لیے راجہ صاحب میں آپ سے درخواست کروں گا not just for the revival of the Parliamentary Committee on National Security but also allocation of funds for the formulation of a counter terrorism strategy, a task force اس میں Ministry of Defence, Minister of Interior جو جنرل صاحب بیٹھے ہیں he has been a very senior and upright officer. Who has always spoken truth and he is from Balochistan also. ایسے لوگوں کو شامل کریں، اور civilian experts, parliamentarians بھی شامل کریں and let us do it on fast track and that should be the focus because the budget should not be the focus کہ حکومت یا حکومت کے supporters or sponsors کو کیا فائدہ ہوا ہے یا جو fat cats and tycon ہیں، ان کو کیا فائدہ ہوا ہے۔ It has to be for the people of pakistan, specially the oppressed majority, the poor and middle classes جو پس رہی ہیں and I storngly demand the 10% for government employees is not good enough یہ raise 20% ہونی چاہییں and these wrong things should be reversed. Some of the positive things which I have mentioned, they should be incorporated in the budget. Thank you very much.

Mr. Deputy Chairman: Mushahid sahib, very good suggestions, I hope, these will be considered. Khawja sahib.

سینیٹر کریم احمد خواجہ: شکریہ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے as a democrat Pakistan People's Party اس چیز پر believe کرتا ہوں کہ یہاں پاکستان میں democracy چلے اور democracy کے لئے elections ضروری ہیں بے نظیر شہید کا یہی خواب تھا کہ پاکستان میں democracy چلے اور چار، پانچ انتخابات وقت پر ہو جائیں تو پاکستان ایک stable ملک ہو سکتا ہے۔ اب جہاں تک policies اور بجٹ کا تعلق ہے تو پاکستان پیپلز

پارٹی بنیادی طور پر central left party ہے، اس کے اپنے اصول ہیں، ideology ہے اور اس پر ہم ذوالفقار علی بھٹو یا شہید بے نظیر بھٹو ہو اور ہماری 2008 میں آصف علی زرداری کی قیادت میں حکومت بنی تھی تو ہماری اپنی policies تھیں۔ یہ جو بجٹ آیا ہے، اس کے بارے میں یہ کہوں کہ یہ ایک سرمایہ دارانہ بجٹ ہے اور multi-national, corporate اور status que والا بجٹ ہے۔ اس میں عوام کا اور چھوٹے صوبوں کا بہت زیادہ خیال نہیں رکھا گیا ہے ۔ میں ایک ایک point آپ کے سامنے بیان کروں گا اور بتاؤں گا کہ اس میں ان چیزوں کا خیال نہیں رکھا گیا ہے۔

سب سے پہلے public sector development programme میں صوبہ سندھ کا حصہ کو بہت کم رکھا گیا ہے حالانکہ صوبہ سندھ کی population ہے، میں نے study کی ہے، انہوں نے صوبہ سندھ کو بہت کم اہمیت دی ہے تو اس چیز پر consider کریں کہ اس میں صوبہ سندھ اور دوسرے صوبوں کو consider کریں ۔ انہوں نے جو new schemes لائی ہیں، ان میں بہت تھوڑی رقم رکھی گئی ہے، ہمیشہ ہمارے honourable اسحٰق ڈار اپنی speeches میں کہتے رہے ہیں کہ جب ہم بجٹ لاتے تھے تو وہ کہتے تھے کہ تھوڑی تھوڑی رقم رکھی گئی ہے۔ یہ اچھی بات ہے کہ یہ ہر project کے لئے رقم رکھیں تاکہ وہ آگے بڑھ سکے۔ بھاشا ڈیم کے لئے اتنی بڑی رقم نہیں رکھی گئی حالانکہ وہ پاکستان کا mega project ہے، اس کے لئے ہماری سفارشات ہیں کہ بھاشا ڈیم کے لئے اچھی خاصی خطیر رقم رکھی جائے۔ At the same time میں یہ کہوں گا کہ جو Thar Coal project ہے، جو ثمر مبارک کا brain child ہے اور Science and Technology sub-Committee کا میں خود incharge تھا، Federal Government نے اچھا خاصا پیسا دیا ہے، مگر انہوں نے کوئی خاطر خواہ results نہیں دیئے ہیں۔ اس حوالے سے انہوں نے اس project کے لئے جو allocation کی ہے۔ جو Government of Sindh سوچ رہی ہے کہ کوئلہ نکالا جائے اور کوئلہ نکالنے کے بعد بجلی پیدا کی جائے، یہ کامیاب ہو گا کیونکہ جو ثمر مبارک کا project ہے اس سے Thar کا پانی متاثر ہو گا اور environmental pollution ہو گی تو آپ اس پر تھوڑا consider کریں۔ دوسری بات ہے کہ Greater Thall Canal پر صوبہ سندھ کو بہت زیادہ concern رہا ہے، یہ پرویز مشرف کی scheme تھی جس کے لئے سندھ کے لوگوں نے جدوجہد کی تھی۔ اس بار اس بجٹ میں Greater Thall Canal کے لئے اچھی خاصی رقم رکھی گئی ہے اور اس کے لئے صوبہ سندھ سے کچھ پوچھا ہی نہیں ہے اور ہمیں اس چیز پر بہت زیادہ concern ہے۔

جناب! بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا جو نام تبدیل کر دیا گیا ہے، ہمیں اس پر بڑا concern ہے حالانکہ Charter of Democracy اور دوسری چیزوں---

جناب ڈپٹی چیئرمین: انہوں نے وہ فیصلہ واپس لے لیا ہے اور کہا ہے کہ اس کا نام تبدیل نہیں کرتے۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: اگر یہ نام برقرار رکھتے ہیں تو بڑی اچھی بات ہے، اگر برقرار نہیں رکھتے تو please اس کا وہی name رکھا جائے، بے نظیر سے کسی کا کوئی جھگڑا نہیں ہونا چاہئیے کیونکہ وہ شہید ہو چکی ہیں---

جناب ڈپٹی چیئرمین: خواجہ صاحب! انہوں نے بڑے دل کا مظاہرہ کیا ہے، اب اس کا وہی نام رہے گا۔

سینیٹر کریم احمد خواجہ: دوسری بات یہ ہے کہ terrorism کے بارے میں مشاہد حسین کی باتیں تھیں، میں نے پہلے بھی note کی تھیں، مگر انہوں نے اس وقت کی ہیں، یہ جو counter terrorism کی بات کہہ رہے ہیں جو انہوں آج point of view رکھا، تقریباً میرا بھی cyber terrorism اور counter terrorism کے بارے میں ایک view point ہے کہ اس کے لئے الگ force بنانی چاہئیے جو ان چیزوں کو دیکھے کیونکہ اس کے بغیر possible نہیں ہے، اس کے لئے خطیر رقم رکھنا بہت ضروری ہے۔ At the same time cyber terrorism آپ کو پتا ہے کہ Ukraine جو war ہار گیا تھا، Russia and Ukraine کا جھگڑا ہوا تھا، Russia نے cyber terrorism میں block کیا تھا۔ یہ same Iran میں بھی ہو رہا ہے اور ہمارے ساتھ بھی ہو سکتا ہے، ہمارے بھی nuclear assets ہیں اور ہمیں دوسری چیزوں میں paralyze کیا جا سکتا ہے۔ آپ آئے دن پڑھتے ہیں کہ hackers hit کرتے ہیں، اس کے لئے بھی بہت ضروری ہے کہ کچھ رقم defence establishment کے لئے رکھنی چاہئیے۔

جناب! جہاں تک terrorism کا تعلق ہے اس سلسلے میں ہمارا point of view یہ ہے کہ برصغیر کی 4 ہزار سال کی تاریخ ہے، ہمیشہ برصغیر میں North سے حملے ہوتے رہے ہیں، انہوں نے تہس نہس کیا، پاکستان تو اب بنا ہے، پہلے تو India تھا اور یہ علاقے پنجاب، سندھ اور دوسرے علاقے ہیں، ہمیشہ ان لوگوں نے اس ملک کو بالکل تباہ و برباد کیا ہے۔ آخر کیا ہوا؟ 4 ہزار سال کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ ان کو ہمیشہ جوتے لگے ہیں تب یہ جا کر سدھرے ہیں۔ اچھی بات ہے، یہ کہتے ہیں کہ ہم طالبان سے بات کریں گے، ان سے بات کریں، آپ بات کر کے دیکھیے، مگر

result کچھ نہیں ہو گا جب تک آپ ان کو ماریں گے نہیں، آپ ان کو بھگائیں گے نہیں، اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے۔مجھے سمجھ نہیں آتی کہ وہ پاکستان کو نہیں مانتے، پاکستان کے Constitution کو نہیں مانتے، پاکستان کے اداروں کو نہیں مانتے، آپ ان سے بات کریں بھلے بات کریں۔ آپ surrender کریں گے یا وہ surrender کریں گے، آپ experience کر کے دیکھیں، مگر اس کا یہی حل ہے، ان سے لڑنا ہی ہے، اس کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے کیونکہ وہ جس طرح کر رہے ہیں، وہ افسوسناک پہلو ہے۔

جہاں تک بلوچ nationalists ہیں، بلوچستان کے ساتھ 60 سال سے بہت کچھ ہو رہا ہے، مگر at the same time میں بھی ایک چھوٹے صوبے سے تعلق رکھتا ہوں اور بلوچوں کو یہ سوچنا پڑے گا کہ وہاں پر حقیقی بلوچ کون ہیں جو 100 سال سے رہتا ہے، 500 سال سے رہتا ہے جو 1000 سال سے رہتا ہے۔ جس طرح وہاں پر دوسرے لوگوں کا قتل عام ہو رہا ہے، مختلف communities کا ہو رہا ہے۔ جو America جاتا ہے اور پانچ سال رہتا ہے تو اس کو green passport مل جاتا ہے تو بلوچ nationalists کو ان چیزوں کے بارے میں سوچنا پڑے گا اور narrow Baloch nationalism نہیں چلے گا، میرے خیال سے ان کو broader way میں سوچنا پڑے گا اور international way میں سوچنا پڑے گا۔ بلوچوں کے ساتھ جو ظلم ہو رہا ہے، ہم ان کے ساتھ ہیں، ان کو حق ملنا چاہیئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں یہ سوچنا پڑے گا، Treasury and Opposition benches کو یہ سوچنا پڑے گا کہ Parliament کی power supreme and sovereign ہے، اس کو مختلف اداروں کی طرف سے encroach کیا جا رہا ہے، اس سلسلے میں پیپلز پارٹی کو بڑا نقصان ہوا ہے اور پیپلز پارٹی کی economical policies کو courts کی طرف سے روکا گیا۔ اب بھی مجھے یہ لگتا ہے کہ democracy کو fail کرنے کے لئے کچھ ایسے ادارے ہیں، وہ ضرور اس طرح کی حرکتیں کریں گے کہ وہ encroach کریں۔ ایک زمانے میں 58 (2) b کے ذریعے دونوں پارٹیوں نے مل کر President کی power واپس لی جو ادارے Parliament کو encroach کر رہے ہیں، ہمیں آگے چل کر ایک قانون سازی کرنی پڑے گی جس کے تحت Parliament supreme and sovereign ہے، ساری دنیا میں یہی supreme and sovereign ہوتا ہے۔ Parliament کوئی law pass کرتی ہے اور وہ ادارے اس کو روک دیتے ہیں۔ صوبہ سندھ نے پاکستان کی resolution pass کی، اس نے ایک bill pass کیا، Supreme Court نے اس کو روک دیا، اب اس طرح ہو گا کہ کل کچھ National Assembly

pass کرے گی، اس کو روک دیں گے۔ میرے خیال سے ہر پارٹی کو یہ سوچنا پڑے گا کہ ایسی قانون سازی future میں ہو کہ ہماری powers intact رہیں یا ہم یہ Parliament ختم کر لیں اور پھر courts حکومت چلائے، courts transfer کریں، وہ ہر چیز کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ Treasury Benches بھلے کچھ بھی کہیں، آٹھ، نو مہینے اور ایک، ڈیڑھ سال میں احساس ہو جائے گا اور یہ کرنا پڑے گا، ہمیں یہ ابھی سے سوچنا چاہئیے کہ Parliament supreme and sovereign ہے۔ پاکستان اس Parliament نے بنایا تھا، اسی vote کی بنیاد پر قائداعظم محمد علی جناح صاحب نے بنایا تھا اور اسی کو sovereign ہونا چاہئیے۔ پاکستان کے لوگ 60 سال سے لڑتے رہے ہیں، کبھی military dictator civil and military bureaucracy سے لڑتے رہے ہیں، ہم democracy کے لئے لڑتے رہے ہیں جس کے لئے ہزاروں لوگ قربان ہوئے، ذوالفقار علی بھٹو پھانسی پر چڑھے، بے نظیر بھٹو شہید ہوئیں۔ اسی طرح میاں نواز شریف جب exile میں چلے گئے تو بہت سے لوگوں نے قربانیاں دی ہیں۔ اب ہمیں sovereign Parliament کے لئے سوچنا چاہئیے اور seriously سوچنا چاہئیے اور ایسی قانون سازی کرنی چاہئیے کہ کوئی Parliament کو challenge نہ کرے۔ یہ ساری دنیا کا اصول ہے اور یہ چلے گا۔ یہ جو encroachments ہو رہی ہیں یہ بہت افسوسناک ہے۔ اس بجٹ میں انہوں نے جو youth development کے لیے amounts چیزیں، اس میں provinces کا کوئی کوٹہ نہیں رکھا گیا، انہوں نے کہا کہ اتنے لوگوں کو scholarships دیں گے، training دیں گے مگر اس چیز کا ذکر نہیں کیا گیا کہ اس میں صوبہ سندھ، بلوچستان اور خیبر پختونخوا کا کتنا کوٹہ ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ یہ ایک ہی صوبے کو دیا جائے گا۔

مخدوم امین فہیم صاحب نے جو بات کہی تھی اس سے میں اتفاق کرتا ہوں کہ ہم نے democracy کی خاطر الیکشن قبول کیے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ جمہوریت چلے مگر تاریخ کچھ فیصلے کرتی ہے۔ جب چوری ہوتی ہے تو اس کے پیر ڈھونڈے جاتے ہیں، تاریخ اس الیکشن کے پیر ڈھونڈے گی۔ مجھے صرف ایک چیز کا concern ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی وفاق کی پارٹی ہے، اس کی چاروں صوبوں میں جڑیں ہیں، master minds نے اسے ایک صوبے کی regional party بنا دیا، یہ conspiracy کی گئی ہے۔ مجھے ویسے ہی لگ رہا ہے جیسے ایک زمانے میں سویت یونین کے ٹوٹنے سے پہلے Russia میں ہوا تھا، اللہ نہ کرے کہ ہمارے ہاں بھی ایسا ہو مگر جن لوگوں نے یہ conspiracy کی ہے اور جن کی یہ سوچ ہے وہ ضرور جوابدہ ہوں گے، انہوں نے ایک نیشنل پارٹی کو regional party بنا دیا۔ بہرحال ہم نے الیکشن قبول کیے ہیں ہم چاہیں گے کہ

پاکستان مضبوط ہو مگر یہ چوری ضرور پکڑی جائے گی اور لوگوں کو پتا چلے گا کہ کس نے چوری کی ہے۔ Anyhow ہم democracy کو strengthen کرنا چاہتے ہیں، ہم چاہتے ہیں کہ یہاں rule of law ہو۔ ہمارے دوسرے دوستوں نے بھی کہا کہ civil and military relationship ہونی چاہیے، supremacy تو پارلیمنٹ اور civilian اداروں کی ہو گی مگر جو دوسرے ادارے ہیں وہ ساری دنیا کے حساب سے ان کے ماتحت ہوتے ہیں اور وہ چلیں گے۔

اس بجٹ میں جو GST بڑھایا گیا ہے اسے فوراً واپس لیا جائے کیونکہ اس کی وجہ سے عوام پر مہنگائی کا burden بڑھ گیا ہے اور بیروزگاری بھی بہت ہے۔ میں ایک بات بتاؤں کہ ان کو یہ credit جاتا ہے کہ جب بھی مسلم لیگ کی حکومت آئی تو ان سے پہلے civilian government رہی تھی جبکہ پاکستان پیپلز پارٹی کو جب بھی حکومت ملی تو اس سے پہلے ملک میں آمریت تھی، ذوالفقار علی بھٹو کی حکومت سے پہلے آمریت تھی، بے نظیر صاحبہ کو 1988 میں حکومت ملی تو اس سے پہلے آمریت تھی اور 2008 میں بھی یہی پوزیشن تھی۔ آمریت میں جو بربادی ہوتی ہے اسے ہم نے سہارا دیا، ان کو تو ہم نے بہت کچھ دیا ہے۔ یہ GST اور دوسری چیزوں پر تھوڑا خیال کریں۔ انشاء اللہ پاکستان رہے گا اور جمہوریت آگے بڑھے گی۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہمایوں مندوخیل صاحب۔ You have only 15 minutes.

سینیٹر ہمایوں خان مندوخیل: جی جناب مجھے معلوم ہے اور اگر میں بھول گیا تو آپ یاد دلا دیں گے۔ جناب والا! اس سے پہلے کہ میں بجٹ کے اصل موضوع پر آؤں، میں ان حالات کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ جن حالات میں یہ بجٹ پیش کیا گیا۔ آپ کو معلوم ہے ہمارا ملک اس وقت 14200 billion کا قرضدار ہے جبکہ یہ قرضہ 2008 میں 6000 billion تھا۔ جب حکومت سنبھالی گئی ہے تو اس وقت fiscal deficit 8.8 ہے، circular debt 500 ارب روپے کا ہے، PSDP کا throw forward اس گورنمنٹ کی basket میں ڈال دیا گیا ہے وہ 3 ہزار ارب روپے ہے۔ اس کے علاوہ اس وقت inflation rate 13% پر ہے، اسٹیٹ بنک کے forex reserves 6 billion پر آگئے ہیں۔ پچھلے پانچ سال میں economic growth less than 3% رہی ہے، جس میں population growth 2% ہے تو یہ virtually 1% سے بھی کم ہے۔ Unemployment rate, Tax GDP ratio 9.3% ہے جو کہ region میں one of the lowest ہے۔ Terrorism, extremism at its peak, یہ وہ conditions ہیں جس میں یہ بجٹ پیش کیا گیا۔

دوسرا میں ذکر کرنا چاہوں گا کہ یہ وقت جس میں یہ بجٹ پیش کیا گیا، ادھر حکومت حلف لے رہی ہے اور ادھر بجٹ پیش کیا جا رہا ہے، پھر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بابوؤں نے بنایا ہے۔ڈار صاحب جو اس وقت فنانس منسٹر ہیں اور یہ expected تھا کہ یہی فنانس منسٹر ہوں گے، جونہی election result آئے تو وہ government making کی بجائے unofficially بجٹ کو ٹائم دیتے رہے کیونکہ expected تھا کہ وہی فنانس منسٹر ہوں گے۔ اگر outgoing government تھوڑا سا فراخ دلی دکھاتی اور ایک دو ماہ پہلے الیکشن کرا دیتی تو اور ایک اچھے موسم میں الیکشن ہو جاتا اور اس وقت لوڈشیڈنگ کا مسئلہ نہ ہوتا، بجٹ بنانے کا پورا موقع مل جاتا اور تسلی سے بجٹ بناتے۔

(اس موقع پر جناب چیئرمین (سید نیر حسین بخاری) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پھر کسی کو یہ شکایت نہ ہوتی کہ بابوؤں نے بجٹ بنایا، ابھی بھی بجٹ بابوؤں نے نہیں بنایا، البتہ وہ پندرہ بیس دن ڈار صاحب کے ساتھ involve رہے ہیں۔

یہ بجٹ انتہائی مشکل حالات میں بنایا گیا لیکن مجبوری تھی اور اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا۔ اس میں اس گورنمنٹ کا concern نظر آتا ہے اور وہ آگے چل کر حالات ٹھیک کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت لوڈشیڈنگ کہیں پر 10 گھنٹے، 14 گھنٹے اور کہیں پر 18 گھنٹے ہو رہی ہے۔ اس وقت 5000 megawatt کا shortfall ہے اور اس میں بنیادی وجہ circular debt کی ہے۔ اس گورنمنٹ نے decide کیا ہے کہ اگلے دو ماہ میں یہ circular debt ختم ہو جائے گا، جس سے تقریباً 15,16 سو میگاواٹ extra ملے گی۔ ہماری بدنامی بھی ہو رہی ہے، اس میں باہر کی کمپنیاں بھی ہیں، جب ان کو پیسے ملیں گے تو وہ اپنے generators چلائیں گے اور ہمیں زیادہ بجلی ملے گی۔ اس کو upfront tackle کیا گیا ہے۔ پچھلی گورنمنٹ ان کو ہر ماہ 12,13 billion دیتی رہی، وہ amount پھر pile up ہو جاتا تھا اور جب یہ رکے گا تو ہمیں بڑا relief ملے گا

دوسرا یہ کہ Prime Minister صاحب نے ایک بڑا تاریخی فیصلہ کیا ہے جو کہ پہلے نہیں تھا اور ہمارے outgoing Prime Minister صاحب نے 42 ارب روپے discretionary funds کے رکھے ہوئے تھے، حالانکہ وہ شروع میں 22 billion تھے لیکن انہوں نے اس کو بڑھا کر 42 ارب روپے کر دیا تھا اور وہ discretionary fund spent کیے۔ اب اسے ختم کر دیا گیا ہے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور جہاں پر scrutiny ہوتی ہے، planning ہوتی ہے وہاں پر یہ رقم ڈال دی گئی ہے۔ یہ بڑی قابل ستائش چیز ہے۔ 40 ارب روپے گورنمنٹ کے Prime Minister office, Ministers office اور دوسرے خرچوں

میں reduction کر کے بچائے جا رہے ہیں جو کہ دوسرے معاملات میں کام آئیں گے۔ Secret funds ماسوائے ان کہ جو armed forces کے زمرے میں آتے ہیں اور وہ declare نہیں ہونے چاہیئیں اور عام عوام کو اس کے بارے میں معلوم نہیں ہونا چاہیے، اس کے علاوہ باقی سارے secret funds abolish کر دیئے گئے ہیں۔

ابھی میرے دوست خواجہ کریم صاحب نے کہا کہ بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کا نام تبدیل کیا گیا ہے، نام تبدیل نہیں کیا گیا، اسے ایک larger name Income Support Fund کا نام دیا گیا ہے۔ اس میں بہت سے programmes ہیں۔ اس میں بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام اسی نام سے شامل ہے، اس کو نہ ہی ختم کیا گیا ہے نہ ہی اس کا نام تبدیل کیا گیا ہے بلکہ اس کو increase کیا گیا ہے۔ چالیس ارب سے بڑھا کر پچھتر ارب روپے کیا گیا ہے اور پہلے جس عام آدمی کو ہزار روپے ملتے تھے اب اس کو بارہ سو روپے ملیں گے۔ PSDP میں تین سو ساٹھ ارب تھے اس کو بڑھا کر پانچ سو چالیس ارب کر دیا گیا ہے لیکن میں آپ کو ایک بات یہاں پر بتاتا چلوں، جیسے کہ میں نے شروع میں بتایا کہ پچھلی حکومت کا تین ہزار ارب throw forward تھا یعنی پچھلی حکومت نے اسکیموں کا افتتاح کیا یہ نہیں دیکھا کہ پیسے ہیں کہ نہیں ہیں۔ افتتاح پر افتتاح کیے جا رہے تھے۔ PSDP Communication Ministry, Water and Power Ministry, Petroleum Ministry, Housing ہے اور بہت ساری وزارتوں میں ہر جگہ پانچ سے آٹھ فیصد کے درمیان نئے پراجیکٹس ہیں اور تقریباً بانوے سے پچانوے فیصد پرانے پراجیکٹس ہیں جو پچھلی حکومت نے شروع کیے اور انہوں نے ان کو ختم نہیں کیا بلکہ ان ہی کو آگے چلایا جس پر مجھے ذاتی طور پر اعتراض بھی ہے کہ ان میں کچھ ایسے پراجیکٹس بھی ہیں جو محض افتتاح کر کے ایک تختی لگانے والی بات تھی اور political mileage gain کرنے والی بات تھی وہ gain کر کے اس حکومت کی basket میں ڈال دیے گئے ہیں۔ میں نے خود اپنے پراجیکٹس وہاں پر propose کیے اور Planning Commission میں بلوچستان کے تین پراجیکٹس ہیں اور پلاننگ کمیشن میں تین PC-I approve ہو چکے ہیں لیکن ان کو PSDP میں نہیں ڈالا گیا۔ میں request کروں گا کہ جو بلوچستان سے متعلق تین پراجیکٹس ہیں جن میں سولر انرجی کے ہیں، جس سے اکیس ہزار گھروں کو مفت بجلی ملے گی لیکن حکومت کے پاس PSDP میں space نہیں تھی، پرانے پراجیکٹس اتنے زیادہ تھے کہ اگر پانچ، چھ سال کچھ اور نہ کیا جائے صرف پرانے پراجیکٹس کو ہی مکمل کریں تو پھر شاید مشکل سے یہ فنڈ ان کے لیے ہی کافی ہوگا اور نئے پراجیکٹس کے لیے کوئی فنڈ نہیں ملے گا۔ میری میں request یہ ہے کہ جو پراجیکٹس بار بار چل رہے ہیں اور فیتوں کے

چکر میں کیے گئے ہیں ان کو روک کر ان سے زیادہ جو اہم پراجیکٹس ہیں ان کو مکمل کیا جائے۔ جیسے کوئٹہ ژوب گیس پائپ لائن جو تقریباً پورے پشتون ایریا کو cover کرتی ہے، کوئٹہ خضدار بھی اتنا ہی فاصلہ ہے۔ گیس چونکہ بلوچستان سے نکلتی ہے چنانچہ اس پر بلوچستان کا سب سے پہلے حق ہے۔ لیکن پچاس سال سے پورے پاکستان کو گیس مل رہی ہے بلوچستان ہی کو نہیں مل رہی۔ یہ کیا تماشا ہے۔ پچھلے پانچ سال میں بھی بلوچستان کے لیے کوئی نیا پراجیکٹ نہیں رکھا گیا وہی جو مشرف کے دور کے تھے وہی چلے آرہے تھے اور وہ بھی ابھی تک مکمل نہیں ہوئے۔ fiscal debt کو ایک ڈیڑھ فیصد سے زیادہ ایک سال میں کم نہیں کیا جاسکتا۔ Normanlly اس وقت ایک ہی سال کے لیے ریکارڈ کمی کی جا رہی ہے اور اسے 8.8% سے کم کر کے 6.3% پر لایا گیا۔ 2.5% کی reduction کی گئی ہے۔

جناب چیئرمین! دوسری بات rivatization of public sector enterprises ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ پی آئی اے سو ارب سے زیادہ کا قرض دار ہے۔ Steel Mills نقصان میں جا رہی ہے، آپ اس کے علاوہ دوسرے بہت سارے ادارے ہیں جن کی لمبی فہرست ہے یہ سارے نقصان میں جا رہے ہیں اور یہ اعادہ کیا گیا ہے کہ جو privatize ہوسکتے ہیں وہ کردیں۔ ان کو فروخت کرنے سے قومی خزانے کو پیسا ملے گا اور اس نقصان سے بچیں گے اور جب وہ private owner کے تحت منافع میں چلیں گے تو اس سے حکومت کو ٹیکس ملے گا۔ جہاں اس وقت حکومت کو نقصان ہو رہا ہے، حکومت پیسے دے رہی ہے تو اس کی وجہ سے حکومت کو پیسے ملیں گے اور جو privatize نہیں ہوسکتا ان کو restructure کریں۔ جیسے بنک وغیرہ restructure ہوئے تھے یا privatize ہوئے تھے اس وقت جب سو فیصد حصہ حکومت کا تھا تو آپ کو پتا ہے کہ اس وقت دو ارب، تین ارب ان کا منافع ہوتا تھا۔ جب حکومت نے اپنے حصص اکاون فیصد off load کیے تو سولہ ارب، اٹھارہ ارب روپے منافع پر چلے گئے اور اس میں حکومت کا حصہ سات آٹھ ارب کا تھا۔ یہ سمجھنے والی بات ہے کہ حکومت کا کام کاروبار کرنا نہیں ہے، حکومت کا کام کاروبار کے مواقع فراہم کرنا ہے اور regulation کرنا ہے، law and order environment پیدا کرنا ہے۔

تھری جی لائسنسز جو کہ Telecom Industry کے ہیں، پچھلے پانچ سال سے ہم سنتے آرہے ہیں، ہر بجٹ میں اس کے لیے پیسے رکھے جا رہے ہیں کہ یہ ہمارے revenue میں آئیں گے لیکن somehow or the other وہ نہیں کرسکے۔ انشاء اللہ اس دفعہ تھری جی لائسنسز through open and transparent system ان کو نیلام کیا جائے گا اور اس سے national exchequer کو کافی پیسے ملیں گے۔ Recovery of Government of Pakistan share from Eitislat اسی ارب سے زیادہ ہیں اور وہ اس وجہ سے نہیں مل رہے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ کے جو وفاقی وزیر تھے وہ Grey-trafficking میں ملوث تھے۔ ان کا

ادھر جا رہا تھا۔ اب شکر ہے کہ ان میں وہ لوگ نہیں ہیں ، میں سب کی بات نہیں کر رہا revenue صرف اکا دکا تھے اور اسی وجہ سے ہمیں پیسے لینے میں مشکلات پیش آ رہی تھیں۔ اب وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ یہ پیسے بھی recover ہوں گے جو کہ اسی ارب روپے ہیں تو یہ بہت بڑی بات ہے۔

ہم بات کرتے ہیں tax to GDP ratio کی۔ اس ملک کا اس وقت tax to GDP ratio 9.3% ہے جو کہ one of the lowest in the region ہے۔ تیس بتیس لاکھ لوگ ہیں جو FBR نے identify کیے ہیں ، جن کی بڑی اچھی lavish living ہے جو ہر سال foreign trips کرتے ہیں ، بچوں کو باہر گھمانے پھرانے لے جاتے ہیں ، بہت اچھے گھروں میں رہتے ہیں ، بہت اچھی گاڑیاں استعمال کرتے ہیں اور گیس ، پانی ، بجلی کا اچھا خاصا bill pay کرتے ہیں، وہ لوگ tax net میں نہیں ہیں۔ میں ذاتی طور پر چاہتا ہوں کہ پچھلے سال FBR نے جو propose کیا کہ چالیس ہزار کو نوٹس دے کر ان کو tax net میں لایا جائے لیکن ایک احتیاط کے طور پر یہ کیا جا رہا ہے کہ پانچ لاکھ لوگوں کو in the first year tax net میں لایا جائے گا۔ یہ بھی ایک احسن اقدام ہے جس سے ہمارے tax to GDP ratio کے لیے کہا گیا ہے کہ اس کو 20% تک لے جائیں گے۔ Growth rate 7% تک لے جایا جائے گا۔ اس سال کے لیے 4.4% رکھیں گے اور دو تین سال میں اس کو 7% by 2016 تک لے جائیں گے۔ ریلوے اور پی آئی اے کو restructured, profitable, dynamic اور efficient بنایا جائے گا۔ یہ ہمارے state owned ادارے ہیں۔ ہماری transportation یا تو air transportation ہے، land transportation میں roads آتی ہیں ، ٹرک ، ٹریلر وغیرہ یا پھر ریلوے ہے۔ اس وقت ریلوے اور پی آئی اے دونوں ہی تباہی کا شکار ہیں۔ ان کو بھی turn around کیا جائے گا۔ Foreign reserves کو انشاء اللہ مستقبل قریب میں 20 billion تک لے جایا جائے گا جو کہ اس وقت ہمارے پاس چھ ارب روپے پر ہے۔

قرضہ حسنہ کا اس میں وعدہ کیا گیا ہے جس میں پچاس فیصد خواتین کا حصہ ہو گا جس کی اس سے پہلے کوئی مثال نہیں ملتی۔ Housing for poor جناب والا، ہمارے ہاں Housing کا ویسے بھی بہت backlog ہے اور موجودہ حکومت ایک بہت اچھی سکیم launch کر رہی ہے جس میں صوبائی حکومتیں سرکاری زمین دیں گی اور اس پر mortgage 1% mark up rate پر کیا جائے گا یعنی اگر آپ مارکیٹ میں mortgage لیتے ہیں تو وہ پندرہ، سولہ ، سترہ فیصد سے کم نہیں ہے۔ حکومت اس کو 8% پر لا رہی ہے اور اس سے مارکیٹ میں ایک boom آئے گا۔ آپ کو

پتا ہے کہ construction کے ساتھ چالیس اور allied industries ہوتی ہیں جیسے سینیٹری، بجلی، ٹائلز فلاں فلاں جتنی بھی ہیں اور ان کے ساتھ ان کی allied industries ہوتی ہیں اس سے پوری مارکیٹ میں پیسا circulation میں آتا ہے اور economy کی ہوا چلتی ہے۔امریکہ میں experiences کیے گئے ہیں جہاں پر نئے شہر آباد کیے گئے ہیں اس سے economy کو supplement ملا ہے۔ یہ بہت اچھی سکیم ہے اور غریب لوگوں کو اس سکیم سے گھر ملیں گے اور economy revive ہوگی۔

جناب! یہاں stipend کا ذکر کیا گیا ہے۔ دس ہزار روپے ماہانہ ان نوجوانوں کو جنہوں نے اپنی تعلیم کے سولہ سال مکمل کر کے ڈگری لی ہو اور ابھی ان کو نوکری نہیں ملی ان کو internship دی جائے گی اور اس internship کے دوران ان کو دس ہزار روپے ملیں گے۔ اکثر problem یہ ہوتی ہے کہ جہاں کہیں job کے لیے apply کیا جاتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ جی آپ کا experience نہیں ہے۔ اس طرح ان کو یہ experience بھی دینا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کی مالی مدد بھی ہے۔

ایک اور احسن اقدام جس سے ہمارا fuel import bill بہت کم ہوگا، وہ hybrid cars پر کسٹم ڈیوٹی، سیلز ٹیکس اور انکم ٹیکس کی reduction ہے جو 1200 سی سی تک مکمل طور پر بغیر کسٹم ڈیوٹی کے آپ منگوا سکیں گے۔ 1200 سے 1800 سی سی تک 50% discount پر، اسی طرح 1800 سے 2500 سی سی تک 25% discount پر منگوا سکتے ہیں۔ چونکہ گاڑیوں کی قیمتیں زیادہ تھیں، اسے offset کرنے اور fuel bill بچانے کے لیے، یہ ایک بہت اچھا اقدام ہے جو اس حکومت نے لیا ہے۔

اس کے علاوہ گوادر سے چائنا تک سڑک اور ریلوے ٹریک تعمیر کرنے کی بات ہوئی۔ گوادر پورٹ، چین کے لے بہت feasible ہے کیونکہ ان کی اپنی شنگھائی پورٹ کی نسبت بعض علاقوں کا گوادر پورٹ سے land distance کم ہے، پھر وہ جو sea journey ہے جو South China Port Shanghai سے لے کر مڈل ایسٹ تک ہے، اسے آپ skip کر جاتے ہیں، اس طرح ان کو بہت saving ہوتی ہے۔ چین سے یہ بات ہوئی اور طے ہوا کہ گوادر سے چین تک ریل اور روڈ نیٹ ورک بچھایا جائے گا۔ اس کے علاوہ dams کے projects ہیں، اس کے علاوہ اور بھی مختلف چیزیں ہیں، یہ سب اس بجٹ کے positive points ہیں۔ ہمیں نیت اور commitment بھی نظر آتی ہے، اگر ان معاملات کو نیک نیتی سے چلایا جائے اور انشاء اللہ، ایسا ہوگا تو economy ضرور revive ہوگی۔

اس کے علاوہ میں چاہوں گا کہ terrorism کے حوالے سے جو بلوچستان میں ہورہا ہے، اس پر بھی بات کروں۔ بلوچستان میں ابھی ایک ذمہ دار صوبائی حکومت آئی ہے جو کہ بلوچستان کی اپنی ہے، اس کا سربراہ ایک ذمہ دار شخص ہے، گفت و شنید کے لیے ان کی خواہش بھی ہے، وہ ہمارے ساتھ یہاں colleague بھی رہے ہیں۔ ان کی commitment نظر آتی ہے، وفاقی حکومت کی بھی commitment نظر آتی ہے لیکن ایک اور stakeholder بھی ہے جو کہ establishment کہلاتی ہے، ان کا ایک grid پر ہونا ضروری ہے۔ جب تک وہ ایک grid پر نہیں آتے، یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔

میں ایک آخری بات کہوں گا کہ اگر وزیر اعظم، میاں نواز شریف صاحب ذاتی طور پر نواب خیر بخش مری سے ملیں تو بہتر ہوگا کیونکہ ان کے بیٹے مختلف تنظیمیں BLA وغیرہ چلا رہے ہیں۔ ان کو عزت دیں اور انہیں کہیں کہ آپ کے ساتھ مشرف نے جو زیادتی کی، آپ بھی ان کے ستائے ہوئے ہیں اور میں بھی ان کا ستایا ہوا ہوں، تمام قوم ان کی ستائی ہوئی ہے، وہ تو چلا گیا، اب ہم آپ کے ساتھ ہیں، آئیں بلوچستان کو بناتے ہیں اور پاکستان کو بناتے ہیں۔ شکریہ۔

Mr. Chairman: Thank you. The House stands adjourned to meet again on Tuesday, the 18th June, 2013 at 4:00 pm.

[The House was then adjourned to meet again on Tuesday, the 18th June, 2013 at 4:00 pm.]